اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

کا ترجمان

جون ، جولائی

2009ء

احسان ، وفا

1388ہش

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال
الاحمدیہ اُڑیسہ کا اختتامی اجلاس
اس اجتماع میں محترم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم ایم ابوبکر
صاحب نائب صدر نے شرکت کی

خدام واطفال
عہد دوہراتے ہوئے

اس موقعہ پر محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مکرم کرشن احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ
کیرنگ کو ٹرافی دیتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''

(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 28۔ احسان، وفا 1388ہش / جون، جولائی 2009ء شمارہ 6,7

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ	2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ از افضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
☆ اداریہ	7
☆ نظم	9
☆ حفاظت قرآن مجید حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ دلائل کی روشنی میں	10
☆ قرآن شریف کی اہمیت، ضرورت اور احباب جماعت کی ذمہ داری	18
☆ حضرت مصلح موعودؓ اور تعلیم القرآن	25
☆ تلاوت قرآن مجید کے آداب اور ہماری ذمہ داریاں	29
☆ اسلامی شریعت صرف گناہ سے نہیں بلکہ گناہ کے راستوں سے بھی روکتی ہے	34
☆ ملکی رپورٹیں	40
☆ کوئز کمپیٹشن برائے اطفال	43
☆ وصایا 18415 تا 18445	45
☆ The Nature of the Quranic Teachings	56

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

عطاء المجیب لونؔ

نائبین

عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : مصباح الدین نیّر

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس

mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک :40 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 15 روپے

''اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن''

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :

Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

۞۔لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَاالْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ . وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ.(الحشر:۲۲)

اگرہم نے اِس قرآن کوکسی پہاڑ پراتاراہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔اور یہ تمثیلات ہیں جوہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکّر کریں۔

۞۔اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا.

ترجمہ: یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جوسب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اوراُن مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔(بنی اسرائیل:۱۰)

۞۔اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا.

ترجمہ: پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے تالے پڑے ہوئے ہیں؟ (محمد:۲۵)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ. (بخاری کتاب فضائل القراٰن باب خیر کم من تعلم القراٰن)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جوقرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کوسکھاتا ہے۔

۞۔عَنْ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍفِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ.(بخاری کتاب فضائل القراٰن باب فضل فاتحة الکتاب)

حضرت رافع بن معلّیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ اَلْحَمْد ہے، یہ السبعِ المثانِی ہے۔یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

سورۃ فاتحہ کے خواص

''واضح ہو کہ اگر کوئی کلام اُن تمام چیزوں میں سے کہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے صادر اور اُس کے دستِ قدرت کی صنعت ہیں کسی چیز سے مشابہت کُلی رکھتا ہو یعنی اُس میں عجائبات ظاہری و باطنی ایسے طور پر جمع ہوں کہ جو مصنوعاتِ الٰہیہ میں سے کسی شئی میں جمع ہیں تو اِس صورت میں کہا جائے گا کہ وہ کلام ایسے مرتبہ پر واقع ہے کہ جس کی مثل بنانے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں کیونکہ جس چیز کی نسبت بے نظیر اور صادر من اللہ ہونا عند الخواص والعوام ایک مسلم اور مقبول امر ہے جس میں کسی کو اختلاف و نزاع نہیں اُس کی وجوہِ بے نظیری میں کسی شئے کی شراکتِ تامہ ثابت ہونا بلا شبہ اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ شئے بھی بے نظیر ہی ہے مثلاً اگر کوئی چیز اُس چیز سے بکلّی مطابق آجائے جو اپنے مقدار میں دس گز ہے تو اس کی نسبت بھی یہ علم صحیح قطعی مفید یقین جازم حاصل ہوگا کہ وہ بھی دس گز ہے۔

سورۃ فاتحہ میں گلاب ایسی وجوہ بے نظیری:

اب ہم ان مصنوعاتِ الٰہی میں سے ایک لطیف مصنوع کو مثلاً گلاب کے پھول کو بطور مثال قرار دیکر اُس کے وہ عجائبات ظاہری و باطنی لکھتے ہیں جن کی رو سے وہ ایسی اعلیٰ حالت پر تسلیم کیا گیا ہے کہ اُس کی نظیر بنانے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں پھر اِس بات کو ثابت کر کے دکھلائیں گے کہ ان سب عجائبات سے سورہ فاتحہ کے عجائبات اور کمالات ہموزن ہیں بلکہ اُن عجائبات کا پلّہ بھاری ہے اور اِس مثال کے اختیار کرنے کا موجب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اِس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سُرخ سُرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اِس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اُس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سندر اور تر و تازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطّر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔
اِس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔ سو ایسی مناسبت کے لحاظ سے اِس مثال کو اختیار کیا گیا اور مناسب معلوم ہوا کہ اول بطور مثال گلاب کے پھول کے عجائبات کو کہ جو اُس کے ظاہر و باطن میں پائے جاتے ہیں لکھا جائے اور پھر بمقابلہ اُس کے عجائبات کے سورۃ فاتحہ کے عجائبات ظاہری و باطنی قلمبند ہوں تا ناظرین با انصاف کو معلوم ہو کہ جو خوبیاں گلاب کے پھول میں ظاہراً و باطناً پائی جاتی ہیں جن کے رو سے اُس کی نظیر بنانا عادتاً محال سمجھا گیا ہے اُسی طور پر اور اُس سے بہتر خوبیاں سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں اور تا اِس مثال کے لکھنے سے اشارہ کشفی پر بھی عمل ہو جائے۔

پس جاننا چاہئے کہ یہ امر ہر یک عاقل کے نزدیک بغیر کسی تردّد اور توقّف کے مسلم الثبوت ہے کہ گلاب کا پھول بھی مثل اور مصنوعات الٰہیہ کے ایسی عمدہ خوبیاں اپنی ذات میں جمع رکھتا ہے جس کی مثل بنانے پر انسان قادر نہیں اور وہ دو طور کی خوبیاں ہیں۔ ایک وہ کہ جو اُس کی ظاہری صورت میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اُس کا رنگ نہایت خوشنما اور خوب ہے اور اُس کی خوشبو نہایت دل آرام اور دل کش ہے اور اُس کے ظاہر بدن میں

نہایت درجہ کی ملائمت اور تر و تازگی اور نرمی اور نزاکت اور صفائی ہے اور دوسری وہ خوبیاں ہیں کہ جو باطنی طور پر حکیم مطلق نے اُس میں ڈال رکھی ہیں یعنی وہ خواص کہ جو اُس کے جوہر میں پوشیدہ ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ مفرح اور مسکن صفرا ہے اور تمام قویٰ اور ارواح کو تقویت بخشتا ہے اور صفرا اور بلغم رقیق کا مسہل بھی ہے اور اسی طرح معدہ اور جگر اور گردہ اور امعا اور رحم اور پھیپھڑہ کو بھی قوت بخشتا ہے اور خفقان حار اور غشی اور ضعفِ قلب کے لئے نہایت مفید ہے اور اسی طرح اور کئی امراض بدنی کو فائدہ مند ہے۔ پس انہیں دونوں طور کی خوبیوں کی وجہ سے اُس کی نسبت اعتقاد کیا گیا ہے کہ وہ ایسے مرتبۂ کمال پر واقعہ ہے کہ ہرگز کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسا پھول بناوے کہ جو اُس پھول کی طرح رنگ میں خوشنما اور خوشبو میں دلکش اور بدن میں نہایت تر و تازہ اور نرم اور نازک اور مصفّا ہو اور باوجود اِس کے باطنی طور پر تمام وہ خواص بھی رکھتا ہو جو گلاب کے پھول میں پائے جاتے ہیں اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیوں گلاب کے پھول کی نسبت ایسا اعتقاد کیا گیا کہ انسانی قوّتیں اُس کے نظیر بنانے سے عاجز ہیں اور کیوں جائز نہیں کہ کوئی انسان اُس کی نظیر بنا سکے اور جو خوبیاں اُس کی ظاہر و باطن میں پائی جاتی ہیں وہ مصنوعی پھول میں پیدا کر سکے تو اِس سوال کا جواب یہی ہے کہ ایسا پھول بنانا عادتاً ممتنع ہے اور آج تک کوئی حکیم اور فیلسوف کسی ایسی ترکیب سے کسی قسم کی ادویہ کو بہم نہیں پہنچا سکا کہ جن کے باہم مخلوط اور ممزوج کرنے سے ظاہر و باطن میں گلاب کے پھول کی سی صورت اور سیرت پیدا ہو جائے۔ اب سمجھنا چاہئے کہ یہی وجوہ بے نظیری کی سورۃ فاتحہ میں بلکہ قرآن شریف کے ہر ایک حصہ اقلّ قلیل میں کہ جو چار آیت سے بھی کم ہو پائی جاتی ہیں۔ پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودتِ الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازمِ حسنِ کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں۔ ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں اور وحشتِ کلمات اور تعقید ترکیبات سے بکلی سالم اور بری ہے۔ ہر ایک فقرہ اُس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے اور ہر یک ترکیب اُس کی اپنے اپنے موقعہ پر واقعہ ہے اور ہر یک قسم کا التزام جس سے حسن کلام بڑھتا ہے اور لطافتِ عبارت کھلتی ہے سب اُس میں پایا جاتا ہے اور جس قدر حسن تقریر کے لئے بلاغت اور خوش بیانی کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ ذہن میں آ سکتا ہے وہ کامل طور پر اُس میں موجود اور مشہود ہے اور جس قدر مطلب کے دل نشین کرنے کے لئے حسن بیان درکار ہے وہ سب اُس میں مہیّا اور موجود ہے اور باوجود اِس بلاغتِ معانی اور التزامِ کمالیّت حسن بیان کے صدق اور راستی کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے کوئی مبالغہ ایسا نہیں جس میں جھوٹ کی ذرا آمیزش ہو کوئی رنگینی عبارت اس قسم کی نہیں جس میں شاعروں کی طرح جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی نجاست اور بدبو سے مدد لی گئی ہو پس جیسے شاعروں کا کلام جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے یہ کلام صداقت اور راستی کی لطیف خوشبو سے بھرا ہوا ہے اور پھر اِس خوشبو کے ساتھ خوش بیانی اور جودتِ الفاظ اور رنگینی اور صفائی عبارت کو ایسا جمع کیا گیا ہے کہ جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو کے ساتھ اُس کی خوش رنگی اور صفائی بھی جمع ہوتی ہے۔

یہ خوبیاں تو باعتبار ظاہر کے ہیں اور باعتبار باطن کے اُس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراضِ روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوّتِ علمی اور عملی کے لئے بہت سا سامان اُس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کو جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اُس میں مذکور ہیں۔ سالک کے دل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوّت بڑھتی ہے اور شک اور شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بہت سی اعلیٰ درجہ کی صداقتیں اور نہایت باریک حقیقتیں کہ جو تکمیلِ نفس ناطقہ کے لئے

ضروری ہیں اُس کے مبارک مضمون میں بھری ہوئی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ کمالات بھی ایسے ہیں کہ گلاب کے پھول کے کمالات کی طرح اُن میں بھی عادتاً ممتنع معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی انسان کے کلام میں مجتمع ہوسکیں اور یہ امتناع نہ نظری بلکہ بدیہی ہے کیونکہ جن دقائق و معارفِ عالیہ کو خدائے تعالیٰ نے عین ضرورت حقہ کے وقت اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں بیان فرما کر ظاہری اور باطنی خوبی کا کمال دکھلایا ہے اور بڑی نازک شرطوں کے ساتھ دونوں پہلوؤں ظاہر و باطن کو کمالیت کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا ہے یعنی اول تو ایسے معارفِ عالیہ ضرور یہ لکھے ہیں کہ جن کے آثار پہلی تعلیموں سے مندرس اور محو ہو گئے تھے اور کسی حکیم یا فیلسوف نے بھی اُن معارفِ عالیہ پر قدم نہیں مارا تھا اور پھر اُن معارف کو غیر ضروری اور فضول طور پر نہیں لکھا بلکہ ٹھیک ٹھیک اُس وقت اور اُس زمانہ میں اُن کو بیان فرمایا جس وقت حالت موجودہ زمانہ کی اصلاح کے لئے اُن کا بیان کرنا ازبس ضروری تھا اور بغیر اُن کے بیان کرنے کے زمانہ کی ہلاکت اور تباہی متصوّر تھی اور پھر وہ معارفِ عالیہ ناقص اور ناتمام طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ کمّاً و کیفاً کامل درجہ پر واقعہ ہیں اور کسی عاقل کی عقل کوئی ایسی دینی صداقت پیش نہیں کرسکتی جو اُن سے باہر رہ گئی ہو اور کسی باطل پرست کا کوئی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ازالہ اُس کلام میں موجود نہ ہو۔ ان تمام حقائق و دقائق کے التزام سے کہ جو دوسری طرف ضروراتِ حقہ کے التزام کے ساتھ وابستہ ہیں فصاحت بلاغت کے اُن اعلیٰ کمالات کو ادا کرنا جن پر زیادت متصوّر نہ ہو یہ تو نہایت بڑا کام ہے کہ جو بشری طاقتوں سے نظر بلند تر ہے مگر انسان تو ایسا بے ہنر ہے کہ اگر ادنیٰ اور ناکارہ معاملات کو کہ جو حقائق عالیہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتے کسی رنگین اور فصیح عبارت میں بالتزام راست بیانی اور حق گوئی کے لکھنا چاہے تو یہ بھی اُس کے لئے ممکن نہیں۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۷ تا ۱۰)

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS
www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: www.prosperconsultants.in

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اب اگر سچائی ہے تو قرآن کریم میں ہے اور پرانی کتب اور صحیفوں کی بھی وہی باتیں صحیح ہیں جن کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے“

”پس اب یہ قرآن کریم ہے جو آخری شرعی کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ جس کا ہر ہر لفظ سچ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پرانی کتب کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اب اگر سچائی ہے تو قرآن کریم میں ہے اور پرانی کتب اور صحیفوں کی بھی وہی باتیں صحیح ہیں جن کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اسے تمام کتب پر نگران بنایا گیا ہے جیسا کہ مفسرین نے بھی لکھا ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت 49 کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ. (المائدہ: 49) تو یہ تصدیق کے ساتھ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی بھی یقین دہانی کرادی کہ پہلے صحیفوں کی ہمیشہ صحت سے رہنے کی تو کوئی ضمانت نہیں تھی۔ لیکن یہ قرآن کریم کیونکہ ان پر اب نگران اور محافظ ہے اس لئے نگران اور محافظ ہونے کی حیثیت سے خود بھی محفوظ ہے اور اس بارے میں دوسری جگہ واضح الفاظ میں قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خداوند نے کہا تھا کہ مَیں اپنے کلام کی آپ حفاظت کروں گا۔ اب دیکھو کیا یہ سچ ہے یا نہیں کہ وہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ اس کی کلام کے پہنچائی تھی وہ برابر اس کی کلام میں محفوظ چلی آتی ہے۔“

پس یہ حفاظت کا وعدہ جو قرآن کریم کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ پہلے کتب کی جو باتیں قرآن کریم تصدیق کرتا ہے وہی سچی باتیں ہیں۔ غیر مسلم قرآن کریم کی باتوں کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ان کا ایک بہت بڑا طبقہ جو مذہب سے دلچسپی رکھتا ہے یہ مانتا ہے کہ ان کی کتب 100 فیصد اصلی حالت میں نہیں ہیں۔ دوسرے 100 فیصد اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں ہوتی۔

قرآن کریم کے بارہ میں بھی لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ابتداء سے آج تک اپنی اصلی حالت میں ہے۔ گو کہ بعض شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے ایک خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ امریکہ میں گذشتہ دنوں کوشش کی گئی ہے اور اب اس کی تحقیق کی جارہی ہے لیکن ابھی تک یہ ثابت نہیں کر سکے۔ تو قرآن کریم کے بارہ میں بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ صحیح حالت میں ہے اور یہی چیز قرآن کریم کو باقی صحیفوں پر فوقیت دلواتی ہے۔ پس یہاں قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ یہ باقی کتب پر نگران ہے اس کے باقی کتب پر نگران ہونے اور پہلے انبیاء کے جو واقعات اس میں بیان کئے گئے ہیں ان کے سچے ہونے کی دلیل ہے اور پرانی کتب میں بیان کردہ واقعات وہی سچے ہیں جن کو قرآن کریم نے ردّ نہیں کیا یا جن کی تصدیق کی ہے۔

اس طرح اس سے یہ بھی مراد ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم مستقل اور ہر زمانہ کے لئے ہے اور ہر زمانہ کے حالات کے مطابق اس پر غور کرنے والوں پر اس تعلیم کے عجائبات اور راز کھلتے ہیں۔ اور پھر صرف جماعتی سطح اور قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر شخص جو اس کتاب کو ماننے والا ہے اور جو اس پر غور کرنے والا ہے اس سے فائدہ اٹھائے گا یا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو اس کو فائدہ پہنچے گا۔ یعنی روحانی طور پر بھی اور مادی طور پر بھی ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پس اگر حقیقی فائدہ اٹھانا ہے تو اس تعلیم کا جُوا جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا اور پھر اسی وجہ سے ہر شخص ایمان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی صفت مُهَیْمِن سے پھر فیض اٹھائے گا۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ فیض اٹھانے کے لئے اس تعلیم پر عمل کرنا، اس میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور ان نیکیوں میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیان فرمائی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 8 ر اگست 2008ء)

اداریہ:

قُرآن حکیم غیر اللہ کا افتراء نہیں ہو سکتا

قُرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وہ آخری شریعت ہے جو تمام حقائق کا مجموعہ اور تمام صداقتوں کا سرچشمہ ہے۔ دوسری تمام الہامی اور آسمانی کتب کی صداقتیں بھی اس مقدس صحیفہ میں اللہ تعالیٰ نے جمع کر دی ہیں اور اسی کے ذریعہ تکمیل دین اور اتمام نعمت ہوا ہے۔ اب بلا مبالغہ قیامت تک کی صداقتیں اس کتاب مکنون میں مذکور ہوگئی ہیں۔ اور یہی قُرآنی علوم، حقائق اور معارف آئینہ صداقت اور اسکی حقانیت کو پہچاننے کی کسوٹی ہیں۔

قُرآن مجید نے ہر حقیقت کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے چاہے اس کا تعلق علم کے کسی بھی شعبہ سے ہو۔ منکرات اور معروفات کو بیان کرتے ہوئے اَسباب اور حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں اور ہر امر کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے گیارہ مواقع پر ''کتابِ مبین'' یا ''الکتاب المبین'' کے نام سے موسوم کیا ہے اور دو مقامات پر ''قُرآن مبین'' کا نام دیا ہے۔ مبین کی صفت سے اتنے مقامات پر موصوف کرنا بالبداہت اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ مقدس آسمانی صحیفہ روشن، واضح اور ہر حقیقت کو کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے اس طور پر کہ اس پر کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کے یہ آسمانی حقائق کھلتے رہتے ہیں اور ان رازوں کے تئیں اہل دنیا کی نظروں پر حائل ہونے والے پردے بھی انکشافاتِ مستمرہ سے زائل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

فرقانِ مجید کے انہی انگنت اور بے شمار حقائق میں سے ایک حقیقت کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جس کا تعلق حرمتِ خنزیر سے ہے۔ اس مقدس صحیفہء فطرت میں خنزیر کے گوشت کو ان الفاظ میں حرام قرار دیا گیا ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۔(البقرہ: 174)

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

سورۃ الانعام آیت 146 میں بھی اس کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اِنَّهٗ رِجْسٌ'' یعنی یہ ناپاک ہے۔ پس اس طرح اس کی حکمت بھی بیان فرما دی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں بیان فرمایا ہے کہ خنزیر کی وجہ تسمیہ ہی اس کی حرمت پر دال ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''خدا نے ابتداء سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کا لفظ ''خنز'' اور ''ار'' سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اسکو بہت فاسد اور براد یکھتا ہوں۔ ''خنز'' کے معنی ہیں بہت فاسد اور ''ار'' کے معنی دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو 'سؤر' کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی ''سوء'' اور ''ار'' سے مرکب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میں اس کو بہت براد یکھتا ہوں ۔۔۔۔۔ اور یہ معنی جو اس لفظ کے ہیں یعنی بہت فاسد۔ اس کی تشریح کی حاجت نہیں۔ اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوّث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر پلید ہی ہو۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسانی روح پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا'' (روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 338)

یہ حقیقت جس کا اُوپر قُرآنی آیت اور حضرت مسیح موعودؑ کی وضاحت میں ذکر آیا ایک ایسی مسلم حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ طب کے ماہرین بھی اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اور Wikipedia.org کا ذیلی حوالہ بھی اسی حقیقت کو تقویت دے رہا ہے:

"Pigs harbour a range of parasites and diseases that can be transmitted to humans. These include trichinisis, Taenia solium, cyslicercosis, and brucellosis."

سؤر بہت سے ایسے طفیلی کیڑوں اور بیماریوں کو پناہ دیتے ہیں جو کہ انسانوں میں منتقل ہوسکتی ہیں۔ان بیماریوں میں یہ بیماریاں شامل ہیں جن کو طبی اصطلاح میں trichinisis, Taenia solium, cyslicercosis, brucellosis کہا جاتا ہے۔

حال ہی میں سوائن فلو کے بارے میں عالمی میڈیا میں خبریں آرہی ہیں اور اس کو مہلک بتایا جارہا ہے۔کئی افراد اس کا شکار بھی ہوئے اور بعض ممالک میں تو کئی دن تک اس کی وجہ سے بندکی کیفیت رہی یہاں تک کہ گھروں سے نکلنا بھی ان کے لئے دوبھر ہوگیا۔یہ وباء بھی دراصل بنیادی طور پر اسی جانور میں کی وجہ سے پھیلی ہے۔جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے۔چنانچہ Wikipedia اس کے متعلق کہتا ہے کہ:

"Swine influenza (also swine flu) refers to influenza caused by any strain of the influenza virus endemic in pigs (swine)."

سوائن انفلونزا (سوائن فلو) وہ وباء ہے جو جو اس وبائی وائرس کی وجہ سے معرض وجود میں آتی ہے جو سوائن یعنی سؤروں کے ساتھ مخصوص ہیں۔

پس یہ تمام امور اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں موجود یہ حقیقت کتنی فطری ہے اور کتنی صداقت پر مبنی ہے۔اسی طرح کے لاتعداد قرآنی حقائق اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ:

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْآنَ اَنْ يُفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰه. (یونس:38)

اور اس قرآن کا اللہ کے سوا (کسی اور) کی طرف سے جھوٹے طور پر بنالیا جانا (ممکن ہی) نہیں ہوسکتا۔ (عطاء المجیب لون)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860
Inta
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Inta
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

اوصاف قرآن مجید

(پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

نورِ فُرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نُور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا
جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

حفاظت قرآن مجید

حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ دلائل کی روشنی میں

(مکرم طارق حیات صاحب)

ابتداء سے سنت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو ہدایت اور رشد پانے کے ضروری سامانوں سے کبھی بھی محروم نہیں رکھا۔ تخلیق آدم سے لے کر انسانیت کے اس دور کے بارہ میں ہمیں قرآن کریم بتاتا ہے کہ کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔ (سورہ فاطر: 25)

اب ان انبیاء نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدائی مدد اور ہدایت سے اصلاح کی کوششیں کیں اور کامیابیاں بھی پائیں۔ اور رفتہ رفتہ ان انبیاء کے دائرہ اصلاح میں وسعت آتی گئی۔ پھر اجتماعیت کی جانب سفر اپنے اس مقام پر جا پہنچا کہ ساری دنیا کو ایک نبی مخاطب کرے اور اس بارِ عظیم کو اٹھانے اور اس رفیع الشان ذمہ داری کو نبھانے کے لئے قرعہ حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نکلا اور آپ کو اس مقصد کے لئے قرآن جیسی عظیم کتاب دی گئی۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت کی آخری کتاب ہے جو کہ قیامت تک کے لئے تمام انسانیت کے واسطے مکمل ضابطہ حیات اور ذریعہ فلاح و نجات ہے۔

اس قدر اہمیت کی حامل کتاب کی حفاظت کے موضوع پر چند سطور ان دلائل کی روشنی میں تحریر ہیں جو دنیا کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رکھے۔ سب سے پہلے قرآن کریم کے ہی ان دعاوی کا پتہ ہونا ضروری ہے جو اس بابت اس کتاب میں درج ہیں۔ اس کتاب میں خدائے قادر تاکید سے بھرے ہوئے الفاظ میں فرماتا ہے کہ یقیناً ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (الحجر: 10)

گزشتہ کتب میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک کتاب کا ایک خاص دورِ اصلاح ہوا کرتا تھا اور وہ کتب اس خاص زمانے کی ضرورتوں اور پیش آمدہ مسائل کو ہی مخاطب کیا کرتی تھیں اور ان مسائل کا حل بتایا کرتی تھیں اور ایک مخصوص مدت گزرنے کے بعد خدائے قادر کی حکمت بالغہ کے تحت ان کتب کا اثر اور ان میں مذکور مسائل کا حل زمانے کے مسائل کی تعداد اور شدت سے پیچھے رہ جاتا تھا اور نئی کتاب کا دور شروع ہو جاتا تھا۔ اب قرآن قیامت تک کے لئے بطور قانون اور ضابطہ حیات ہے۔ اس محولہ بالا حفاظتِ قرآن کے وعدہ کے اختتام کی آخری مدت خدا نے مقرر نہیں فرمائی۔ نیز یہ فخر صرف اور صرف قرآن کو ہی حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کیونکہ ہم قرآن میں دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تورات کی حفاظت کا فریضہ ربّانی لوگوں اور احبار کے ذمہ تھا۔ (سورۃ المائدہ: 45)

مطالعہ قرآن کے دوران ہم محولہ بالا حفاظت قرآنی کے وعدہ کے علاوہ بھی اس کتاب کے اندر ہی اس کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کا متعدد جگہ اور مختلف طریقوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ: یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ (القیامۃ: 18)

اس قرآن کو جو خدا کی طرف سے نام دیئے گئے ان میں الکتاب اور قرآن بھی ہیں۔ یہ دونوں نام اس کی تاقیامت زبانی اور کتابی شکل میں حفاظت کا پتہ دیتے ہیں اور ان ناموں کے معانی کے اندر اس کی حفاظت کی پیش گوئی موجود ہے۔ ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات ہیں۔ (البینۃ: 4) کہہ کر اس کی تعلیمات کے دائمی ہونے کا پتہ دیا۔ پھر فرمایا کہ یہ کتاب لوحِ محفوظ میں ہے۔ (البروج: 23) اس کے علاوہ قرآن کریم میں متعدد جگہ آنحضورؐ کو مخاطب کر کے حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری اپنے ذمہ لینے اور آپ کو اس کی حفاظت کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدوجہد سے روکا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ العنکبوت 47 تا 50 اور سورۃ قیامۃ کی بعض آیات وغیرہ وغیرہ۔

کتاب قرآن: حفاظت قرآن کے لئے جو الٰہی انتظامات آغاز سے ہی جاری ہوئے ان کا ذکر کرنے سے قبل خاکسار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عربی عبارت پیش کرنا چاہتا ہے کہ جس میں نہایت اختصار کے ساتھ آپ نے جمع و تدوین قرآن کی تاریخ درج فرما دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: ''اور ساتھ ساتھ اس بات میں کچھ بھی شک نہیں ہے کہ قرآن کریم وحی متلو ہے اور یہ سارا کا سارا ایک تواتر کے نیچے اور قطعی ہے یہاں تک کہ اس کے نقاط اور حروف بھی قطعی ہیں اور اللہ نے اس کو ملائکہ کی شدید حفاظت اور نگرانی میں اتارا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کی بابت ضروری اہتمام کرنے میں کچھ بھی کسر نہ اٹھا رکھی۔ آپ ﷺ نے مستقل یہ طریق رکھا کہ جیسے ہی کوئی آیات نازل ہوتیں تو فوراً اس وحی کی ایک ایک آیت اپنی آنکھوں کے سامنے لکھواتے یہاں تک کہ آپ نے

سارا قرآن جمع کرلیا اور آیات کی ترتیب بھی مکمل کر لی اور آپ ﷺ نے خود بنفس نفیس اس کو جمع کیا۔ آپ ﷺ کا یہ مستقل طریق تھا کہ آپ ﷺ اس کی آیات کی نماز میں، اور اس کے علاوہ بھی تلاوت فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ کا یہ طرز عمل آپؐ کے صدمہ وفات تک جاری رہا جب آپ ﷺ اس دنیا کے گھر کو چھوڑ کر اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس چلے گئے اور اپنے محبوب رب العالمین سے جاملے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سورتوں کی ترتیب کو مزید پختہ کیا اس ترتیب کے مطابق جو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے بعد (حضرت عثمانؓ) خلیفہ ثالث کو خدا نے توفیق بخشی اور انہوں نے قرآن کو قرأت واحدہ پر جمع کیا اور سب کو قریش کی لغت پر جمع کیا اور اس کی اشاعت سارے بلاد میں کی اور ان انتظامات کے ساتھ ساتھ یہ بھی اہتمام تھا کہ سارے کے سارے صحابہ حفاظ کی طرح قرآن پڑھا کرتے تھے اور اس قرآن کا بہت بڑا حصہ تو مومنوں کے سینوں میں محفوظ تھا اور وہ اس قرآن کو نماز اور خارج نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ ان میں سے بعض تو پورے قرآن کے بھی حافظ تھے اور وہ اس قرآن کی تلاوت دن اور رات کی مختلف گھڑیوں میں کرتے رہتے تھے اور وہ اس کی تلاوت پر مداومت اختیا کرنے والے تھے۔'' (حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد7 صفحہ 216)

حفاظت قرآن کے لئے خدا تعالیٰ نے جو انتظامات فرمائے اس کا مختصر خاکہ کچھ اس طرح پر ہے کہ جو بھی آیات نازل ہوتی تھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کاتب صحابہ کو بلا کر ان آیات کو ضبط تحریر میں لے آتے تھے اور یہ ساری کارروائی آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوتی تھی اور آپ ﷺ اس کے لئے خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ لکھوانے کے بعد اس نازل شدہ حصہ کو سنا بھی کرتے تھے۔ آپ ﷺ نہ صرف خود لکھواتے تھے بلکہ خدائی تفہیم کے مطابق ان کی ترتیب بھی خود مقرر فرماتے جاتے تھے۔ اس بات کا تفصیلی نقشہ مستند کتب احادیث میں موجود ہے بطور نمونہ ایک روایت درج ہے۔

''حضرت ابن عباسؓ جو کہ آنحضور ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ، خلیفہ ثالث (جو کہ آپ کے زمانہ میں کاتب وحی رہ چکے تھے) فرمایا کرتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کئی آیات اکٹھی نازل ہوتی تھیں تو آپ اپنے کاتبین وحی میں سے کسی کو بلا کر ارشاد فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھو اور اگر ایک ہی آیت اترتی تھی تو پھر بھی اسی طرح کسی کاتب وحی کو بلا کر اور جگہ بتا کر اسے تحریر کروا دیتے تھے۔'' (ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ التوبۃ حدیث نمبر 3086 مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 197 حدیث نمبر 399)

کتابت وحی کی اس مقدس اور انتہائی اہم ڈیوٹی انجام دینے کی سعادت حاصل کرنے والے اصحاب کے اسماء اور ان کی پاکیزہ ذاتی زندگیوں کے واقعات کتب تاریخ کا حصہ ہیں۔

حفظِ قرآن: دوسرا بڑا ذریعہ خدا نے حفاظت قرآن کے لئے یہ قائم فرمایا کہ اس کتاب کو حفظ کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ایک تو خدا نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اس کتاب کو حفظ کرنے کا شوق پیدا کر دیا اور دوسرا اس کی عبارت اس قدر خوبصورت، سلیس اور نظم و نثر کے درمیان ہے کہ جو حفظ کرنے کے لئے بہت آسان ہے۔ ہر نمازی کو نماز کے اندر پڑھنے کے لئے قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ زبانی یاد کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر رکعت کے اندر سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد چند آیات کی تلاوت کرنا فرض ہے۔ اس وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کئی حافظ پیدا ہوگئے۔ نماز کے اندر اور اس کے علاوہ بھی تلاوت کرنا صحابہ اور دیگر مسلمان باعث ثواب خیال کر کے اکثر تلاوت کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ حفظ قرآن پر ترغیب دینے والی ایک بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات بھی ہیں جن کے اندر آپ ﷺ نے ان فضیلتوں اور ثواب کا ذکر فرمایا ہے جو کہ حافظ قرآن کے لئے خاص ہیں۔

پھر آنحضورؐ نے اپنی زندگی میں ہی درست حفظ اور درست تلاوت میں مدد دینے کے لئے استاد مقرر فرما دیئے اور آپ ان اساتذہ کی کوششوں کے ثمرات کی نگرانی بھی فرماتے تھے۔ ان تمام کوششوں کے نتیجہ میں جو حافظ پیدا ہوئے ان کی تعداد ہزاروں تھی۔ اس کا ایک اندازہ ان حافظوں کی تعداد سے لگایا جاسکتا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں 6 ہجری کو بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کی تعداد 70 بتائی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی وفات کے فوراً بعد مسیلمہ کے خلاف حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں خالد بن ولیدؓ کے ماتحت جنگ ہوئی۔ اس ایک لشکر میں 3000 حافظ قرآن صحابہ شامل ہوئے جن میں سے 500 شہادت کے رتبہ تک پہنچے پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس قرآن کے لاکھوں حافظ پیدا ہوگئے۔

زمانۂ نزول: قرآن کریم کا عرصہ نزول تئیس سال پر محیط ہے اس طرح آپ ﷺ کی نبوت کے ایام کم و بیش سات ہزار نو سو ستر (7970) بنتے ہیں اور قرآنی

آیات کی تعداد چھ ہزار دوصد چھتیس(6236) ہے اور قرآن کے الفاظ کی تعداد ستتر ہزار نوسو چونتیس (77934) بتائی گئی ہے۔ اور قرآنی حروف کی مجموعی تعداد، الاتقان فی علوم القرآن از علامہ سیوطی میں حضرت ابن عباس کے بیان کے مطابق تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو اکہتر (323671) ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ جلد 1 صفحہ 179)

اور اگر آیات اور الفاظ کی مجموعی تعداد اور اس طویل عرصہ کا حساب لگایا جائے تو فی یوم نزولِ قرآن کی اوسط صرف نو الفاظ بنتی ہے اور فی یوم آیات کی اوسط ایک آیت بھی نہیں بنتی ہے۔ کبھی لمبی سورتیں بھی نازل ہوتیں اور کبھی قرآنی وحی کے نزول میں وقفہ بھی پڑ جاتا تھا۔ آغاز نبوت میں نزول آیات کم تھا اور آخری ایام حیات میں آپؐ پر پے در پے سورتوں کا نزول ہوا۔ مگر ہماری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر مختصر حصہ کو ساتھ ساتھ محفوظ اور یاد کر لینا کچھ بھی مشکل کام نہ تھا جبکہ آیات میں مذکور اکثر واقعات کا ظہور بھی ساتھ مشاہدہ کیا جا رہا ہو۔

اور پھر قرآن کی ہزار ہا تفاسیر اور اس کی درست تلاوت میں مدد دینے کے لئے ہزار ہا استاد سارے عالم اسلام میں پھیل گئے۔ سارے عالم اسلام کی مساجد میں نمازوں کے اندر قرآن کی با آواز بلند تلاوت ہونے لگی۔ نماز اور اس کے علاوہ تلاوت، روزانہ صبح کی تلاوت تو مسلمانوں کا معمول ہے اور اس کی ترغیب تو خود قرآن نے دی ہے اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حفاظ کی کثرت اور مسلمانوں میں تلاوت قرآن کی طرف بے پناہ توجہ کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مخالف کے سامنے پیش کیا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''مسلمان جس پاک اور کامل کتاب پر ایمان لائے ہیں کس قدر اس مقدس کتاب کو انہوں نے اپنے ضبط میں کر لیا ہے۔ عموماً تمام مسلمان ایک حصہ کثیر قرآن شریف کا حفظ رکھتے ہیں جس کو پنج وقت مساجد میں نماز کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ ابھی بچہ پانچ یا چھ برس کا ہوا جو قرآن شریف اس کے آگے رکھا گیا۔ لاکھوں آدمی ایسے پاؤ گے جن کو سارا قرآن شریف اول سے آخر تک حفظ ہے اگر ایک حرف بھی کسی جگہ سے پوچھو تو اگلی پچھلی عبارتیں سب پڑھ کر سنا دیں اور مردوں پر کیا موقوف ہے ہزاروں عورتیں سارا قرآن شریف حفظ رکھتی ہیں۔ کسی شہر میں جا کر مساجد و مدارس اسلامیہ میں دیکھو صد ہا لڑکوں اور لڑکیوں کو پاؤ گے کہ قرآن شریف آگے رکھے ہیں اور با ترجمہ پڑھ رہے ہیں یا حفظ کر رہے ہیں۔ (شحنۂ حق روحانی خزائن جلد دوم صفحہ نمبر 331 تا 332)

قرآن کے جو نسخے سارے عالم میں پھیلے اور ان کی تعداد بلا مبالغہ کروڑوں میں ہے۔ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب بھی قرآن ہی ہے۔ آج کے اس جدید پریس کے زمانہ میں قرآن کے نسخے بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں اور ان کی چھپائی میں اغلاط اور ہر طرح کے سقم سے بچنے کے لئے زر کثیر خرچ کر کے اس کی اعلیٰ حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مسلمان ممالک میں پورے پورے محکمے اس ڈیوٹی کو سرانجام دیتے ہیں۔ نیز گذشتہ وقتوں میں مسلمانوں کی اس طرف بے پناہ توجہ کا اندازہ ہمیں ان قلمی نسخوں سے بھی ہوتا ہے جو آج کل لائبریریوں کی زینت ہیں اور مسلمانوں میں اس کی کتابت کا اس قدر رواج تھا کہ عوام کیا بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کی کتابت نہایت محبت اور جانفشانی سے کیا کرتے تھے۔

تبلیغ قرآن : قرآن کی حفاظت پر ایک گواہ وہ تبلیغ قرآن ہے جو انتہائی قلیل عرصہ میں بڑے خطہ زمین پر پھیل گئی۔ دیگر مخالف اقوام کو اس کی تعلیمات کا بخوبی علم ہو گیا۔ جن تک اس کی تعلیم پہنچی وہ لاکھوں کروڑوں تھے اور ان کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ قرآن کی تبلیغ و اشاعت مشرکین کے سامنے ہوئی۔ یہود و نصاریٰ، مجوسی ارد گرد تھے اور اس قرآن کے اندر ان کے عقائد کا ذکر ہے اگر ایک بات بھی ان کی طرف ایسی منسوب کی جاتی جو ان میں موجود نہ تھی تو فوراً بول اُٹھتے مثلاً شق القمر پر مشرکین مکہ کا اعتراف و اعتراض قرآن میں منقول ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی اور اسی کی تبلیغ ہوتی تھی اور صد ہا اس کے حافظ تھے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اقتربت الساعۃ و انشق القمر و ان یرو اٰیۃ یعرضوو یقولو سحر مستمر . (القمر:2-3) اس صورت میں اس وقت کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بھی نہ مارا تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو

ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا تب ہی تو ان کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہی غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت فائدہ مند ہے کہ قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جھوٹا معجزہ بحوالہ اپنے مخالفوں کی گواہی کے لکھ نہیں سکتے تھے اور اگر کچھ جھوٹ لکھتے تو ان کے مخالف ہمعصر اور ہم شہر اس زمانہ کے اسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اس کے سوچنا چاہئے کہ وہ مسلمان لوگ جن کو یہ آیت سنائی گئی اور سنائی جاتی تھی وہ بھی تو ہزاروں آدمی تھے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور میں آوے تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر میں برا معلوم ہونے لگتا ہے، اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ معجزہ ظہور میں نہیں آیا تھا اور افترا محض تھا تو چاہئے تھا کہ ہزار ہا مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے ایسے کذب صریح کو دیکھ کر یکلخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔'' (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ 110-111 مطبوعہ لندن)

اس کے علاوہ قرآنی بیان اپنوں کے سامنے بھی تھا۔ مسلمانوں کے اندر ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صرف تیس سال بعد دو بڑے مکاتب فکر بن گئے جو آپس میں شدید معارض اور مخالف تھے۔ اب اگر ایک فرقہ بھی قرآن میں کچھ زائد داخل کرتا یا قرآنی بیان کو بدلتا تو فوراً دوسرا فریق اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر سکتا تھا مگر اس قدر مفصل تاریخ کے اندر ہمیں ایک بھی ایسی کوشش نظر نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جو فاضل قسیس اور باخبر انگریز ہیں وہ لوگ بباعث اپنے عام اور وسیع واقفیت کے خوب جانتے ہیں کہ جس طور اور التزام سے قرآن شریف نے اشاعت پائی ہے اور جس تشدد سے مخالفوں اور موافقوں کی نگرانی اس کی آیت آیت پر رہی ہے اور جس سرعت اور جلدی سے اس کے ہر یک مضمون کی تبلیغ لاکھوں آدمیوں کو ہوتی رہی ہے اور جس قلیل عرصہ میں جو بعد زمانہ نبوی تیس برس سے بھی کم تھا وہ دنیا کے اکثر حصوں میں شہرت پا گیا ہے وہ ایسا طور اور طریق چاروں طرف سے محفوظ ہے کہ اس میں یہ گنجائش ہی نہیں کہ کوئی جھوٹا معجزہ یا کوئی جھوٹی پیشگوئی افترا کر کے قرآن شریف میں درج ہو سکتی جس کے افتراء پر عیسائیوں، یہودیوں، عربوں، مجوسیوں میں سے کسی کو بھی اطلاع نہ ہوتی۔'' (سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ نمبر 129 مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مخالف کے اس اعتراض کے جواب میں کہ قرآن میں لکھی بات تاریخی شہادت نہیں ہے، ایک زبردست چیلنج دیا۔'' آپ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن میں لکھا جانا تاریخی ثبوت نہیں تو پھر آپ ہی فرماویں کہ جس حالت میں ایسی کتاب کی تحریر تاریخی ثبوت نہیں ہو سکتی جو اپنے زمانہ کا ایک شہرت یافتہ واقعہ مخالفوں کی گواہی کے حوالہ سے بتلاتی ہے اور کتاب بھی ایک ایسے شخص کی کتاب ہے جو تمام دنیا میں عزت اور مرتبت کے ساتھ مشہور ہے تو پھر تاریخی ثبوت کسے کہتے ہیں۔ کیا تاریخوں کے تمام مجموعہ میں اس سے عمدہ تر کوئی ثبوت مل سکتا ہے کہ کوئی واقعہ ہم ایسی کتاب میں لکھا ہوا پاویں جو اسی زمانہ کا واقعہ ہو جس زمانہ کی وہ کتاب ہے اور اسی مصنف نے اس کو لکھا ہو جس نے اس کو دیکھا بھی ہو اور وہ مؤلف کتاب بھی اپنی شہرت اور عزت میں سرآمد روزگار ہو اور پھر باوجود ان سب باتوں کے مصنف نے مخالفوں کو بطور گواہ واقعہ قرار دیا ہو اور پھر وہ کتاب بھی ایسی محفوظ چلی آتی ہو کہ اسی زمانہ میں اکثر حصہ دنیا میں شہرت پا گئی ہو اور ہزار ہا حافظ اس کی ابتداء سے ہوتے آئے ہوں یہاں تک کہ لاکھوں حافظوں تک نوبت پہنچ گئی ہو اور اسی زمانہ کے اس کے قلمی نسخے اور بعض تفسیریں بھی موجود ہوں اور بے شمار بندگانِ خدا ابتداء سے اس کو اپنی پنجگانہ نمازوں میں پڑھتے اور تلاوت کرتے اور نیز پڑھاتے چلے آئے ہوں اگر کوئی تاریخی کتاب ان سب صفتوں کی جامع دنیا بھر میں بجز قرآن شریف کے آپ کی نظر میں رکھی گزری ہے تو آپ اس کو پیش کریں۔ اور اگر پیش نہ کر سکیں تو آپ کی سزا وہی درد خجالت اور انفعال کافی ہے جو لاجواب رہنے کی حالت میں آپ کے عائد حال ہوگی۔'' (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ 128)

عربی زبان کی حفاظت: قرآن کی عظیم الشان حفاظت الٰہی پر ایک نشانی عربی زبان بھی ہے۔ قرآن کریم کی زبان کو بھی اللہ نے محفوظ رکھا ورنہ اس وقت گزشتہ الہامی کتاب کی زبانیں اسی طرح محفوظ اور رائج الوقت اور عام نہیں ہیں۔ خدا نے نہ صرف اس زبان کو محفوظ رکھا بلکہ ترقی پر ترقی دی اور اس کا دائرہ اور بولنے والوں میں وسعت پر وسعت بخشی۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ نزول قرآن کے بعد علمی عربی زبان میں تبدیلی بند ہوگئی۔ انگریزی زبان میں تو صرف تین چار سو سال گزرنے پر ہی چاسر (Chauser) اور شیکسپئر (Shakespeare) کی کتابیں سمجھنے کے لئے زبان کی تشریح کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ مگر قرآن کی زبان سمجھنے کے لئے گزشتہ لغات کی ضرورت نہیں بلکہ جو شخص

آج بھی علمی عربی پڑھتا ہے تو وہ قرآن کی عربی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس موضوع پر فرماتے ہیں کہ:

''اس وعدہ کے ایک حصہ کو پورا کرنے کے لیے یعنی قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو سامان کئے ہیں ان کا مطالعہ انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جب تک قرآن کریم نازل نہ ہوا تھا، نہ عربی زبان مدون ہوئی تھی، نہ اس کے قواعد مرتب ہوئے تھے نہ لغت تھی نہ محاورات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ نہ معانی اور بیان کے قواعد کا استخراج کیا گیا تھا اور نہ تحریر کی حفاظت کا سامان ہی کچھ موجود تھا مگر قرآن کریم کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کے دلوں میں القاء کر کے ان سب علوم کو مدون کروایا اور صرف قرآن کریم ہی کی حفاظت کے خیال سے علم صرف ونحو اور علم معانی و بیان اور علم تجوید اور علم لغت اور علم محاورہ زبان اور علم تاریخ اور علم قواعد، تدوین تاریخ اور علم فقہ وغیرہ علوم کی بنیاد پڑی اور ان علوم نے اسی قدر زیادہ ترقی حاصل کی جس قدر کہ ان علوم کی حفاظت کا قرآن کریم سے تعلق تھا۔ چنانچہ ظاہری علوم میں صرف ونحو اور لغت کا تعلق حفاظت قرآن کے ساتھ سب سے زیادہ ہے اور ان علوم کو اس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے کہ یورپ کے لوگ اس زمانے میں بھی عربی صرف ونحو اور لغت کو سب زبانوں کی صرف ونحو اور لغت سے اعلیٰ اور زیادہ مدون خیال کرتے ہیں۔'' (دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 381)

غیروں کا اعتراف: کہتے ہیں کہ اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الاعْدَاءُ اس اصول کے مطابق حفاظت قرآن کے بابت مستشرقین کا اعتراف درج کرنا بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ان فاضل اہل مغرب میں سے اکثر نے اپنی عمریں اس طرح پر خرچ کر دیں کہ اس پاک اور حسین تعلیم میں خامیاں اور نقائص نکال سکیں مگر خدا نے ان کو ہر دور میں ناکام رکھا۔ حضرت مسیح موعود ایک مخالف کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:

''آپ کو خبر نہیں کہ دنیا میں جس قدر بڑے بڑے مخالف باعلم عیسائی، یہودی، مجوسی وغیرہ ہیں وہ قرآنی شہادتوں سے یعنی ان واقعات سے جو قرآن شریف نے اپنے زمانہ کے متعلق لکھے ہیں انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں تعصب کی راہ سے بعض آیات کے معنے اور طور پر کر لیتے ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 129-128)

حضرت مسیح موعود نے عظمت قرآن کے منکر ایک آریہ کو مخاطب کر کے یہ گواہیاں بطور نمونہ درج فرمائی ہیں کہ:

''پھر دیکھنا چاہیے کہ یہی صاحب دیون بورٹ اپنے رسالہ مذکورہ کے صفحہ 72 سے 83 تک قرآن شریف کی بدیں الفاظ تعریف و مدح کرتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت ان کی لکھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے:

مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنی انجیل کی کبھی ایسی تکریم ہوتے نہیں دیکھی قرآن شریف میں صرف احکام مذہبی و تہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہیں بلکہ گبن صاحب کا قول ہے کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے۔ قرآن میں قوانین دیوانی و فوجداری و سلوک باہمی پائے جاتے ہیں اور وہ مسائل نجات روح و حقوق عامہ و حقوق شخصی و نفع رسانی خلائق وغیرہ پر حاوی ہے۔ منجملہ محاسن و خوبیوں قرآن کے جس پر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے وہ باتیں نہایت عمدہ ہیں۔ اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس میں خدائے تعالیٰ کا ذکر ہے اور جس کے سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا اور خوف آتا ہے۔ دوسرے قرآن تمام ان خیالات سے مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کئے جا سکتے ہیں اور اس کے تمام اصول ایسے ہیں جو کوئی ان میں سے خلاف عقل نہیں۔ مگر افسوس کہ یہ عیب یہودیوں کی مقدس کتابوں میں اکثر واقعہ ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے اصول میں سب کو اتفاق ہے اور کوئی ایسی بات نہیں جو زبردستی ماننی پڑے اور سمجھ میں نہ آوے۔ فقط۔

یہ بیان قرآن شریف کی نسبت تو جان بورٹ صاحب کا ہے اور ایسا ہی کارلل صاحب اپنی کتاب کی جلد 6 صفحہ 214 میں لکھتے ہیں کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور صداقت سے پُر ہے۔

اب دیکھئے کہ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفر جن کے گھر میں گو آج طبعی اور ہیئت نے جنم لیا ہوا ہے اور جو سورج اور چاند وغیرہ کی کیفیت آپ لوگوں سے بہتر جانتے اور سمجھتے ہیں وہ کس قدر قرآن شریف کے معقولانہ مسائل کے قائل اور مداح ہیں اور کیسی اپنی صاف طینتی کی وجہ سے صاف اقرار کرتے ہیں کہ قرآن شریف کے مسائل علوم عقلیہ کے خلاف نہیں ہیں اور کوئی اس میں ایسا اعتقاد نہیں جو زبردستی ماننا پڑے۔ پس جس حالت میں ایسے لوگ جو فلاسفی کے پتلے خیال کئے جاتے ہیں۔ قرآن شریف کے حکیمانہ طور وطریق کی کھلی کھلی شہادتیں دیتے ہیں۔ تو پھر اگر آپ اے ماسٹر صاحب یا آپ کا کوئی اور بھائی جن کی آنکھیں انہیں لوگوں کے علوم پڑھنے سے کچھ کچھ کھلی ہیں اور یہی لوگ آپ کے معلم اور استاد ہیں فضائل قرآنی

سے انکاری رہیں تو اس سے قرآن شریف کا کیا نقصان ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر یورپ اور ایشیا کے تمام مخالف فضائل قرآنیہ سے انکار کرتے تو بھی کچھ نقصان کی بات نہ تھی۔ آفتاب بہرحال آفتاب ہی ہے چاہے کوئی اس کی روشنی کا اقراری ہو یا نہ ہو مگر یورپ کے فاضل اور صاحب علم لوگ اس قدر قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے بیسیوں کتابیں تالیف کر کے قرآن شریف کے بارہ میں شہادت حقہ کو ادا کر دیا ہے اور باستثناء نیم ملاں پادریوں کے جو تنخواہیں پا کر اسلام سے عناد رکھتے ہیں باقی جس قدر واقعی دانا اور فلاسفر ہیں ان کے دلوں میں دن بدن محبت اسلام کی پیدا ہوتی جاتی ہے لیکن آپ لوگوں کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کیا تحریر میں لاویں کہ ناحق بموجب سراسر عناد اور بخل کی راہ سے نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔‘‘

سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 195، 196)

سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد ﷺ میں بحث کے بعد لکھتا ہے کہ:

ترجمہ: ’’اب جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ گو یہ بالکل ممکن ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے زمانہ میں خود اسکی غلطیاں درست کی ہوں۔ اور بعض دفعہ خود ہی اس میں بعض تبدیلیاں بھی کر دی ہوں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ اب اس زمانہ تک وہی قرآن ہے۔ جو محمد (ﷺ) نے ہمیں دیا تھا۔‘‘ (دی لائف آف محمد بائے ولیم میور صفحہ 562)

وہ پھر لکھتا ہے کہ:

ترجمہ:’’ ہم نہایت مظبوط قیاسات کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (آنحضرت ﷺ) کی غیر محرف تصنیف ہے۔‘‘

ترجمہ: ’’ہم وان ہیمر کے مندرجہ ذیل فیصلہ کے بالکل مطابق نہ سہی۔ کم سے کم اس خیال کے بہت موافق فیصلہ تک ضرور پہنچے ہیں۔ وان ہیمر کا فیصلہ یہ ہیکہ اس زمانہ میں جو قرآن میں موجود ہے۔ ہم ویسے ہی یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اصلی صورت میں محمد (رسول ﷺ) کا بنایا ہوا کلام ہے۔ جس یقین سے کہ مسلمان کہتے ہیں وہ خدا کا غیر مبدل کلام ہے۔‘‘

پھر لکھا کہ۔:

ترجمہ ’’اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر قسم کی ضمانت موجود ہے۔ اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے۔ وہی ہے جو خود محمد (ﷺ) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔‘‘

نولڈکے کا قول ہے۔

ترجمہ: ’’ممکن ہے کہ تحریر کی معمولی غلطیاں (طرز تحریر) ہوں تو ہوں۔ لیکن جو قرآن عثمانؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے۔ جو محمد (ﷺ) نے پیش کیا تھا۔ گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔ یورپین علماء کی یہ کوشش کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔‘‘

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد 15 زیر لفظ قرآن)

میور نے نہایت حسرت کے الفاظ میں بات یہاں ختم کی ہے۔

ترجمہ: ’’مسلمانوں کی بالکل پاک اور غیر تبدیل شدہ کتاب اور ہماری کتب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ کرنا (اور اس بات کا مسلمانوں کو شوق بھی ہے) بالکل ایسا ہی ہے جیسے دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جائے جن میں باہمی کوئی بھی مشابہت نہیں۔‘‘ (دی لائف آف محمد صفحہ 558)

یہ تو ظاہری حفاظت کا معاملہ ہے۔

معنوی حفاظت: حفاظت کی اقسام کے موضوع پر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

اب حفاظت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو حفاظت ظاہری اور ایک حفاظت معنوی جب تک دونوں قسم کی حفاظت نہ ہو کوئی چیز محفوظ نہیں کہلا سکتی.........ایک کتاب جس کے اندر لوگوں نے اپنی طرف سے کچھ عبارتیں زائد کر دی ہوں یا اس کی بعض عبارتیں حذف کر دی ہوں یا جسکی زبان مردہ ہوگئی اور کوئی اس کے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو یا جو اس غرض کے پورا کرنے سے قاصر ہوگئی جس کے لئے وہ نازل کی گئی تھی محفوظ نہیں کہلا سکتی کیونکہ گو اس کے الفاظ محفوظ ہیں مگر اس کے معانی ضائع ہوگئے ہیں اور معانی ہی اصل شئے ہیں الفاظ کی حفاظت بھی صرف معنی کی حفاظت ہی کے لئے کی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم کی حفاظت سے مراد اس کے الفاظ اور اس کے مطالب دونوں کی حفاظت ہے۔‘‘ (دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 380)

خدا تعالیٰ نے اس معنوی حفاظت کے میدان کو بھی تشنہ نہ چھوڑا اور گزشتہ چودہ سوسال میں کوئی وقت بھی ایسا نہ گزرا کہ جس میں ہمیں آنحضور ﷺ کا کوئی نہ کوئی روحانی فرزند اپنی تمام خداداد طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ اس راہ میں مصروف عمل نظر نہ آتا ہو۔ ان محافظین قرآن کو ان کے کام اور وقت کے لحاظ سے نام اور خطاب تو مختلف ملے مگر سب کا مشترکہ مقصد اس کتاب کی حفاظت ہی تھا اس حفاظت کے لئے انہوں نے ہر طرح کے فتنوں کا قلع قمع کیا اور اس کتاب کے درست اور حقیقی معانی عوام الناس تک پہنچاتے رہے اور غلط معانی کی درستگی کرواتے رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اعلان عام کیا کہ قرآن کی کوئی آیت، کوئی نقطہ، حتیٰ کہ اس کا کوئی شعشہ بھی منسوخ یا ناقابل عمل نہیں ہے بلکہ قرآن کریم مکمل محفوظ اور خدا کی طرف سے تاقیامت قابل عمل تعلیم کا مجموعہ ہے۔ آپ نے بطور حکم اور عدل اعلان کیا کہ:

ترجمہ: قرآن مجید آنحضورﷺ کے بعد اب تک تحریف کرنے والوں کی تحریف اور خطا کاروں کی خطاؤں سے پاک ہے رسول اللہ کے بعد نہ منسوخ ہے اور نہ کچھ بڑھتا ہے اور نہ کچھ کم کرتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 211)

آپ نے جلالی الفاظ میں چیلنج دیا کہ

''........ہم نے منکرین کو ملزم اور رسوا کرنے کے لئے جا بجا بصراحت لکھ دیا ہے اور باآواز بلند سنا دیا ہے کہ اگر کوئی برہمو قرآن شریف کے کسی بیان کو خلافِ صداقت سمجھتا ہے یا کسی صداقت سے خالی خیال کرتا ہے تو وہ اپنا اعتراض پیش کرے۔ ہم خدا کے فضل سے اس کے وہم کو ایسا دور کریں گے کہ جس بات کو وہ اپنے خیالِ باطل میں ایک عیب سمجھتا تھا اس کا ہنر ہونا اس پر آشکار ہو جائے گا۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 327 حاشیہ)

آپ نے نو ایجاد فلسفے سے مرعوب ہو کر قرآنی صداقتوں میں تاویل کرنے والے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی جملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا اور جو اس پر گرے گا۔ وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 257)

حضرت مسیح موعودؑ نے حفاظتِ معنوی اور اپنے خداداد منصب کا حق ادا کرتے ہوئے ہر طرح کے معترضین کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اگر آپ لوگ کوئی بھاری صداقت لئے بیٹھے ہیں جس کی نسبت تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے کمال جانفشانی اور عرق ریزی اور موشگافی سے اُس کو پیدا کیا ہے اور جو تمہارے گمان باطل میں قرآن شریف اس صداقت کے بیان کرنے سے قاصر ہے تو تمہیں قسم ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر وہ صداقت ہمارے روبرو پیش کرو۔ تاہم تم کو قرآن شریف میں سے نکال کر دکھلاویں۔'' (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 227)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

''بلکہ ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرّہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو۔ تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔'' (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 298)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خدا نے قدرت ثانیہ کے ظہور کے طور پر خلافت کا نظام قائم فرمایا۔ ان الٰہی وجودوں نے اپنے اپنے ادوار میں حفاظت قرآن کی ڈیوٹی نبھائی۔ بلکہ حفاظتِ قرآن کے منکروں کو باآواز بلند چیلنجز بھی دیتے رہے۔ یہاں نمونۃً حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس درج ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا ایک ایک لفظ اسی طرح محفوظ ہے جس طرح کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور یہ بات میں صرف عقیدۃً ہی نہیں مانتا بلکہ اس بات پر مجھے کامل یقین ہے اور یہ یقین اس امر کا نتیجہ نہیں کہ مَیں مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا ہوں بلکہ اس یقین کی بناء دلائل اور عینی شواہد پر ہے اور مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس شخص کے اعتراضات کا جواب دے سکتا ہوں جو قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا منکر ہو خواہ وہ اعتراضات عقلی ہوں یا نقلی۔'' (اسلام پر پروفیسر رام دیو کے اعتراضات کا جواب انوار العلوم جلد پنجم صفحہ 365)

خدا تعالیٰ نے نزول قرآن سے لے کر آج تک اس کتاب کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا اس کے بکمال ایفاء کا حال تو ہمارے سامنے آ گیا مگر اب بھی کسی کو اس قرآن کی حفاظت پر شبہ ہو تو وہ حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ اس انقلاب آفرین اصول علم الکلام کی رو سے پہلے اپنی الہامی کتاب کا محفوظ ہونا ثابت کرے۔ کیونکہ اس وقت تک کسی دوسرے کی طرف کوئی الزام منسوب کرنا ہرگز درست نہیں جب تک کہ وہی اعتراض خود اپنے پر پڑ رہا ہو۔ اس اصول کے مطابق کسی بھی اور کتاب کا ماننے والا قرآن کی ظاہری یا معنوی حفاظت وثقاہت پر اعتراض نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل اسے اپنی کتاب کی حفاظت کا کم از کم وہ معیار ثابت کرنا ہوگا جو قرآن کریم کو حاصل ہے اور اس قدر اعلیٰ حفاظتی معیار والی اور حفاظت کے خدائی وعدوں کی حامل کتاب اس وقت روئے زمین پر صرف اور صرف قرآن حکیم ہی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے آکر دلائل اور براہین کی قوت کے ساتھ عظمت وحفاظت قرآن کا دعویٰ فرمایا۔ اس میں آپ کی عظیم الشان فتوحات کے نظارے وقت کے ساتھ

ساتھ ظاہر ہوتے رہے۔یہاں صرف ایک نشان کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔

آپ نے 20 ستمبر 1886ء کو ایک اشتہار 'مفید الاخیار' دیا اور ساتھ انعام کا بھی اعلان کیا۔اب آپ کی زندگی میں کوئی بھی اس انعام کو لیتا نظر نہیں آتا اور نہ آپ کے بعد کسی میں اس کو قبول کرنے کی ہمت ہے جو بلاشبہ آپ کے دلائل کی سچائی پر دال ہے اور ثابت کرتا ہے کہ قرآن کے مخالفین صرف اور صرف چند بے حقیقت اور لایعنی باتیں اٹھا کر قرآن کے متعلق اعتراضات کرتے ہیں اور اگر ایسا نہیں تو انہیں اس مندرجہ ذیل اقتباس کو اب پھر غور سے پڑھ لینا چاہیے۔آپ نے فرمایا:

''ہم اس بارہ میں قرآن شریف کے اصولوں کے منکرین کو ایک نیک صلاح دیتے ہیں۔اگر ان کو اصول اور تعلیمات قرآنی پر اعتراض ہو تو مناسب ہے کہ وہ اول بطور خود خوب سوچ کر دو تین ایسے بڑے سے بڑے اعتراض بحوالہ آیات قرآنی پیش کریں جو ان کی دانست میں سب اعتراضات سے ایسے نسبت رکھتے ہوں جو ایک پہاڑ کو ذرہ سے نسبت ہوتی ہے یعنی ان کے سب اعتراضوں سے ان کی نظر میں قوی اور اشد اور انتہائی درجہ پر ہوں جن پر ان کی نکتہ چینی کی پُرزور نگاہیں ختم ہوگئی ہوں اور نہایت شدت سے دوڑ دوڑ کر انہیں پر جا ٹھہری ہوں۔سو ایسے دو یا تین اعتراض بطور نمونہ پیش کر کے حقیقت حال کو آزما لینا چاہیے کہ اس سے تمام اعتراضات کا باآسانی فیصلہ ہو جائے گا۔کیونکہ اگر بڑے اعتراض بعد تحقیق ناچیز نکلے تو پھر چھوٹے اعتراض ساتھ ہی نابود ہو جائیں گے اور اگر ہم ان کا کافی وشافی جواب دینے سے قاصر رہے اور کم سے کم یہ ثابت نہ کر دکھایا کہ جن اصولوں اور تعلیموں کو فریق مخالف بمقابلہ ان اصولوں اور تعلیموں کے اختیار کر رکھا ہے وہ ان کے مقابل پر نہایت درجہ رذیل اور ناقص اور دور از صداقت خیالات ہیں تو ایسی حالت میں فریق مخالف کو درحالت مغلوب ہونے کے فی اعتراض پچاس روپیہ بطور تاوان دیا جائے گا۔لیکن اگر فریق مخالف انجام کار جھوٹا نکلا اور وہ تمام خوبیاں جو ہم اپنے ان اصولوں یا تعلیموں میں ثابت کر کے دکھلا دیں بمقابل انکے وہ اپنے اصولوں میں ثابت نہ کر سکا تو پھر اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اسے بلاتوقف مسلمان ہونا پڑے گا اور اسلام لانیکے لئے اول حلف اٹھا کر اسی عہد کا اقرار کرنا ہوگا اور پھر بعد میں ہم اسکے اعتراضات کا جواب ایک رسالہ مستقلہ میں شائع کرا دیں گے اور جو اسکے بالمقابل اصولوں پر ہماری طرف سے حملہ ہوگا اس حملہ کی مدافعت میں اس پر لازم ہوگا کہ وہ بھی ایک مستقل رسالہ شائع کرنے اور پھر دونوں رسالوں کے چھپنے کے بعد کسی ثالث کی رائے پر یا خود فریق مخالف کے حلف اٹھانے پر فیصلہ ہوگا جس طرح وہ راضی ہو جائے۔لیکن شرط یہ ہے کہ فریق مخالف نامی علماء میں سے ہو اور اپنے مذہب کی کتاب میں مادہ علمی بھی رکھتا ہو اور بالمقابل ہمارے حوالہ اور بیان بھی بحوالہ اپنی کتاب کے تحریر کر سکتا ہو۔تا ناحق ہمارے اوقات کو ضائع نہ کرے اور اگر اب بھی کوئی نامنصف ہمارے اس صاف صاف منصفانہ طریق سے گریز اور کنارہ کر جائے اور بدگوئی اور دشنام دہی اور توہین اسلام سے بھی باز نہ آوے تو اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ وہ کسی حالت میں بھی اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اتارنا نہیں چاہتا کہ جو خدا تعالیٰ کی عدالت اور انصاف جھوٹوں اور بے ایمانوں اور بدزبانوں اور بخیلوں اور متعصّبوں کے گردن کا ہار کر رکھا ہے۔'' (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 313-314)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ۔14 فروری 2009ء)

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090
Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615
Trust in God

Believe yourself
INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

قرآن شریف کی اہمیت، ضرورت اور احبابِ جماعت کی ذمہ داری

حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں

(از: عبدالمؤمن راشد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ: اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ یہ وہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ (از ترجمۃ القرآن خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اس آیت کریمہ کی تفسیر اس زمانہ کے معلم قرآن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اس آیت پر یعنی الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ پر غور کرنا چاہئے کہ کس لطافت اور خوبی اور رعایت ایجاد سے خدا تعالیٰ نے وسوسہ مذکورہ کا جواب دیا ہے۔ اوّل قرآن شریف کے نزول کی علّت فاعلی بیان کی اور اس کی عظمت اور بزرگی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا الٓمّٓ مَیں خدا ہوں جو سب سے زیادہ جانتا ہوں یعنی نازل کنندہ اس کتاب کا مَیں ہوں جو علیم و حکیم ہوں جس کے علم کے برابر کسی کا علم نہیں پھر بعد اس کے علّت مادی قرآن کے بیان میں فرمائی اور اس کی عظمت کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ وہ کتاب ہے یعنی ایسی عظیم الشان اور عالی مرتبت کتاب ہے جس کی علّت مادی علم الٰہی ہے یعنی جس کی نسبت ثابت ہے کہ اس کا منبع اور چشمہ ذات قدیم حضرت حکیم مطلق ہے اس جگہ اللہ تعالیٰ نے وہ کا لفظ اختیار کرنے سے جو بُعد اور دوری کے لئے آتا ہے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ کتاب اس ذات عالی صفات کے علم سے ظہور پذیر ہے جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہے جس کے علوم کاملہ و اسرار دقیقہ نظر انسانی کی حدّ جولان سے بہت بعید اور دور ہیں پھر بعد اس کے علّت صوری کا قابل تعریف ہونا ظاہر فرمایا اور کہا کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ یعنی قرآن اپنی ذات میں ایسی صورت مدلّل اور معقول پر واقع ہے کہ کسی نوع کے شک کرنے کی اس میں گنجائش نہیں یعنی وہ دوسری کتابوں کی طرح بطور کتھا اور کہانی کے نہیں بلکہ اَدِلّہ یقینیہ اور براہین قطعیہ پر مشتمل ہے اور اپنے مطالب پر حُجَج بیّنہ اور دلائل شافعیہ بیان کرتا ہے اور فی نفسہٖ ایک معجزہ ہے جو شکوک و شبہات کے دُور کرنے میں سیف قاطع کا حکم رکھتا ہے اور خدا شناسی کے بارہ میں صرف ہونا چاہئے کہ ظنی مرتبہ میں نہیں چھوڑتا بلکہ ہے کے یقینی اور قطعی مرتبہ تک پہنچاتا ہے۔ یہ تو علل ثلاثہ کی عظمت کا بیان فرمایا اور پھر باوجود عظیم الشان ہونے ان ہر سہ علتوں کے جن کو تاثیر اور اصلاح میں دخل عظیم ہے علّت رابعہ یعنی علّت غائی نزول قرآن شریف جو راہنمائی اور ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے جو بوجہ پاک باطنی و عقل سلیم و فہم مستقیم و شوق طلب حق و نیت صحیح انجام کار درجہ ایمان و خدا شناسی و تقویٰ کامل پر پہنچ جائیں گے یعنی جن کو خدا اپنے علم قدیم سے جانتا ہے کہ ان کی فطرت اس ہدایت کے مناسب حال واقع ہے اور وہ معارف حقانی میں ترقی کر سکتے ہیں وہ بالآخر اس کتاب سے ہدایت پا جائیں گے اور بہرحال یہ کتاب ان کو پہنچ رہے گی اور قبل اس کے جو وہ مریں خدا ان کو راہِ راست پر آنے کی توفیق دے گا۔“ (براہین احمدیہ حصہ سوم ۱۸۴،۱۸۶ حاشیہ ۱۱)

دوسری مذہبی کتب کی موجودگی میں قرآن مجید کی ضرورت:

دنیائے مذاہب میں آسمانی ہدایت پر مشتمل چند ہی کتب مشہور ہیں باوجود ان کی موجودگی کے قرآن شریف کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

” خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس آیت میں دوسری کتب کی موجودگی میں قرآن کریم کی ضرورت کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ غیر الہامی کتب کی موجودگی میں تو اسکی یہ ضرورت ہے کہ بغیر آسمانی ہدایت کے انسان ہدایت پا ہی نہیں سکتا۔ اس لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت تھی جسے قرآن کریم نے پورا کیا ہے اور الہامی کتب کی موجودگی میں اس کی یہ ضرورت ہے کہ (۱) اس سے پہلے سب ہدایت نامے نامکمل تھے یہ مکمل ہے۔ (۲) ان میں خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں یہ سب خرابیوں سے محفوظ ہے۔ (۳) وہ سب ہدایت نامے ایک ایک قوم اور مذہب کے لئے تھے اور یہ ہدایت نامہ سب قوموں کے لئے ہے اور سب قوموں کے بزرگوں کی عزت قائم کرنے اور سب ضائع شدہ ہدایتوں کو زندہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ (۴) ان کتب میں بوجہ اندرونی بیرونی نقائص کے وصال الٰہی پیدا کرنے کی خاصیت باقی نہ رہی تھی۔ اب اس کے ذریعہ سے پھر انسان کو وصال الٰہی حاصل کرنے اور کلام الٰہی سے مشرف ہونے کا موقعہ دیا جائے گا وغیرہا وغیرہا۔“ (تفسیر کبیر جلد ا صفحہ ۹۶)

صرف قرآن کریم سے لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر:۹) یعنی اس ذکر کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نئی تحقیق والے عرب اور یورپین مصنف مفسرین کے ساتھ ملکر بالاتفاق کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے۔مکی زندگی کے آخری سال بھی نہایت ہی خطرناک تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت شعب ابی طالب میں محبوس تھے جبکہ مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ فرشتوں کی کیا ضرورت ہے ہم خود اس کی حفاظت کریں گے کتنا زوردار اور پُر شوکت دعویٰ ہے۔اس فقرہ (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ) کی طاقت کو وہی لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جو عربی جانتے ہیں۔کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جب مسلمان خود گھرے ہوئے تھے اور ان کی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے کہا جاتا ہے کہ تم سارا زور لگا لو اور قرآن مجید کے مٹانے کے لئے پوری طاقت خرچ کرو ہم خود اس کی حفاظت کریں گے اور ایک دن ایسا آتا ہے کہ ان مخالفتوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھی آزاد ہوتے ہیں آپ کو ترقی ملتی ہے۔ایک عظیم الشان جماعت آپ کے ساتھ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید کی کماحقہ حفاظت ہوتی ہے اور آج تک ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی کیا یہ بے نظیر حفاظت دنیا کی اور کسی مذہبی کتاب کو حاصل ہوئی ہے؟ سرولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد میں بحث کے بعد لکھتا ہے:

اب جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے گو یہ بالکل ممکن ہے کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے زمانہ میں اسے خود بنایا ہو اور بعض دفعہ خود ہی بعض تبدیلیاں بھی کردی ہوں مگر اسمیں شبہ نہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں دیا تھا پھر وہ لکھتا ہے ہم نہایت مضبوط قیاسات کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی غیر محرف تصنیف ہے پھر یہ بحث کرنے کے بعد کہ قرآن کی ترتیب ہمیں سمجھ نہیں آتی لکھتا ہے کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے پھر لکھتا ہے ہم وان ہیمر کے مندرجہ ذیل فیصلہ کے مطابق نہ سہی کم سے کم اس خیال کے بہت موافق فیصلہ تک پہنچتے ہیں۔وان ہیمر کا فیصلہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو قرآن موجود ہے اس کے متعلق ہم ویسے ہی یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اصلی صورت میں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا بنایا ہوا کلام ہے جس یقین سے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ خدا کا غیر مبدل کلام ہے۔

نولڈکے کا قول ہے:

ترجمہ: ممکن ہے کہ تحریر کی کوئی معمولی غلطیاں (طرز تحریر) ہوں تو ہوں لیکن جو قرآن عثمانؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا تھا گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا زیر لفظ قرآن)

یہ وہ شہادتیں ہیں جو اسلام کے شدید ترین دشمنوں کی ہیں۔اور اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ۔قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر کتنی بڑی شہادت ہے کہ قرآن کریم امیوں میں آتا ہے اور ہر طرح سے محفوظ رہتا ہے مگر تورات اور انجیل اپنے زمانہ کی علمی قوموں میں آئیں لیکن محفوظ نہ رہ سکیں میور اس کے متعلق کیا ہی پُر حسرت الفاظ میں لکھتا ہے:

ترجمہ: مسلمانوں کی پاک اور غیر تبدیل شدہ کتاب اور ہماری کتاب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جائے جن میں باہمی کوئی بھی مشابہت نہیں۔

حضور فرماتے ہیں: شروع نزول ہی سے اس کی آیات لکھی جانے لگیں اور اس کی حفاظت ہوتی گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے عشاق عطا کئے جو اس کے ایک ایک لفظ کو حفظ کرتے اور رات دن خود پڑھتے اور دوسروں کو سناتے تھے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے کسی نہ کسی حصہ کا نمازوں میں پڑھنا فرض مقرر کر دیا اور شرط لگا دی کہ کتاب میں سے دیکھ کر نہیں بلکہ یاد سے پڑھا جائے۔اگر کوئی کہے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات سوجھ گئی تھی تو ہم کہتے ہیں کہ یہی بات زرتشت موسیٰ اور ویدوالوں کو کیوں نہ سوجھی۔معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سوجھانے والا کوئی اور ہے......پس قرآن مجید کی زبان ان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سامانوں میں سے ہے جن کے ذریعہ سے قرآن مجید کی حفاظت کی جاتی ہے۔

قرآن مجید کی حفاظت کے چار ذرائع:

سب سے اوّل اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمیوں کو پیدا کیا جو اسے شرع سے لیکر آخر تک حفظ کرتے تھے۔

دوسرے: اس کی زبان ایسی سہل اور دل نشین بنائی کہ سہولت سے یاد ہو جائے۔

سوم: اس کی تلاوت نمازوں میں فرض کردی۔

چہارم: لوگوں کے دلوں میں اس کے پڑھنے کی غیر معمولی محبت پیدا کردی۔

(تفسیر کبیر، جلد۴، صفحہ ۱۵-۱۸)

صرف قرآن شریف کو معنوی حفاظت دائمی طور پر حاصل ہے:

حضور فرماتے ہیں:-

حق یہ ہے کہ خدا کا کلام بندے کے ساتھ براہِ راست ہوتا ہے۔ ملائکہ صرف بطور واسطہ کے ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کہہ کر بتایا ہے کہ ہم اس کلام کی آئندہ تازہ بتازہ الہام کے ذریعہ سے حفاظت کرتے رہیں گے یعنی مجدد اور مامور وغیرہ مبعوث کرتے رہیں گے۔

یہ ظاہر ہے کہ جس کتاب کے لفظ تو محفوظ ہوں مگر معنوں کی حفاظت نہ ہو وہ محفوظ کتاب نہیں کہلا سکتی مثلاً وید ہیں اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ لفظاً محفوظ ہیں تو بھی وہ کتاب کامل ہونے کے لحاظ سے محفوظ نہیں کیونکہ جس زبان میں وہ نازل ہوئے ہیں وہ محفوظ نہیں رہی اس لئے اس کے معانی بالکل مشتبہ ہو گئے ہیں اب اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر کوئی شخص اُس کے صحیح معنیٰ نہ بتائے تو کون یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کا صحیح مطلب بیان کر رہا ہے یا اس کے مطابق عمل کر رہا ہے۔ یہ نقص اسی صورت میں دُور ہو سکتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہیں جو کتاب کے صحیح مفہوم کی طرف لوگوں کو لاتے رہیں اور یہ حفاظت دائمی طور پر قرآن کریم ہی کو حاصل ہے۔ بے شک دوسری کتب سماویہ کو بھی اس عرصہ میں کہ وہ زندہ کتب تھیں یعنی دنیا کے لئے قابل عمل تھیں یہ حفاظت حاصل تھی مگر اب نہیں اب صرف قرآن کریم ہی کو یہ حفاظت حاصل ہے صرف اس کے ماننے والے ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ سے براہِ راست الہام پانے کے مدعی ہوتے چلے آئے ہیں اور اس زمانہ میں دین سے غفلت انتہاء کو پہنچ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا مامور مبعوث فرمایا ہے جس نے کلی طور پر قرآن کریم کی تفسیروں کو زوائد اور حشو سے پاک کر کے اصلی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے حتّٰی کہ قرآن جو اسی زمانہ کے علوم کے سامنے ایک معذرت خواہ کی صورت میں کھڑا تھا اب ایک حملہ آور کی صورت میں کھڑا ہے جس کے سامنے سب فلسفے اور مذاہب اس طرح بھاگ رہے ہیں جیسے شیر کے سامنے لومڑ فَسُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡمَلِکِ الۡعَزِیۡزِ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا دعویٰ ہے کہ اس مامور کی اتباع کی برکت سے کسی علم کا متبع خواہ قرآن کریم کے کسی مسئلہ پر حملہ کرے میں اس کا معقول اور مدلل جواب دے سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ذی علم کو ساکت کر سکتا ہوں۔ خواہ وہ وقتی جوش کے ماتحت علی الاعلان اقرار کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ میں نے اس کا ربع صدی سے زیادہ عرصہ میں تجربہ کیا ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ جب سے اس میدان میں داخل ہوا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر و باطن میں کبھی مجھے اس بارہ میں شرمندہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔

(تفسیر کبیر، سورۃ الحجر: ۲۰-۱۹)

تمام کتب الہامیہ میں سے صرف قرآن کریم کو ہی کلام اللہ ہونے کا شرف ملا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''یہ ایک غلط خیال ہے کہ پہلی الہامی کتب بھی کلام اللہ تھیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ موجودہ توریت کلام اللہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب دی گئی تھی وہ بھی کلام اللہ نہ تھی اسی طرح میرا یہ مطلب نہیں کہ موجودہ انجیل کلام اللہ نہیں یہ تو حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہی نہیں ہوئی تھی مجھے یقین ہے کہ اگر مسیح پر جو انجیل نازل ہوئی وہ موجود ہوتی تو بھی ہم یہی کہتے کہ وہ کلام اللہ نہیں۔ وہ کتاب اللہ تھی وہ وَمَا اُنۡزِلَ عَلَی الۡمَسِیۡحِ تھی مگر کلام اللہ نہ تھی۔ اسی طرح اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحف آج موجود ہوتے اور اگر ایک لفظ بھی ان میں کسی انسان کا داخل نہ ہوتا تب بھی وہ کلام اللہ نہ ہوتے ہاں کتاب اللہ ہوتے۔ قرآن کریم میں کلام اللہ کا لفظ تین جگہ استعمال ہوا ہے اور تینوں جگہ قرآن کے متعلق ہی استعمال ہوا ہے اور قرآن ہی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ کلام اللہ ہے۔

اوّل سورہ توبہ رکوع ۱ حَتّٰی یَسۡمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ...... دوسری جگہ سورہ بقرہ رکوع ۹ وَقَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰہِ تیسری جگہ سورہ فتح رکوع ۲ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّبَدِّلُوۡا کَلٰمَ اللّٰہِ ......

غرض قرآن کریم میں کلام اللہ کا لفظ تین جگہ آیا ہے اور تینوں جگہ قرآن کریم کے متعلق ہی استعمال ہوا ہے کسی اور کتاب کے متعلق نہیں اس لئے عقلاً یہی کہا جائے گا کہ قرآن ہی کلام اللہ ہے اور ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم بلا دلیل یہ خیال کریں کہ قرآن

کے سوا کوئی اور آسمانی کتاب بھی کلام اللہ کے نام کی مستحق ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام کلام اللہ نہیں رکھا گیا پھر اس کو ہم کلام اللہ کیسے کہہ سکتے ہیں خصوصاً جبکہ میں آئندہ ثابت کروں گا کہ تاریخاً بھی ان میں سے کوئی کتاب کلام اللہ نہیں۔

وحی الٰہی کی مختلف اقسام:

پہلی قسم وحی الفاظ میں جو اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں کانوں پر پڑتی ہے اور زبان پر جاری ہوتی ہے مثلاً خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا الحمد للہ رب العلمین یہ الفاظ کان میں آواز کے طور پر پڑے اور زبان پر جاری ہوئے ہر حرف اور ہر لفظ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ دوسری وحی رؤیا اور کشوف ہیں یہ الفاظ میں نہیں نظاروں میں ہوتی ہے۔ مثلاً جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی جنگ میں تشریف لے جانے لگے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے اور دیکھا کہ ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے آپ نے فرمایا تلوار کی شکستگی سے مراد فتح ہے جو مشتبہ ہوگئی اور گائے کے ذبح ہونے سے مراد یہ ہے کہ کچھ احباب شہید ہونگے یہ وحی بھی خدا کی طرف سے تھی مگر فرق یہ ہے کہ پہلی وحی الفاظ میں تھی اور یہ نظارہ میں۔

تیسری وحی خفی ہوتی ہے جو الفاظ میں نازل نہیں ہوتی نہ نظارہ دکھایا جاتا ہے بلکہ تفہیم اور انکشاف کے ذریعہ سے ہوتی ہے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی دل میں ڈالا جاتا ہے کہ یہ تمہارا خیال نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ڈالا گیا ہے اور الفاظ اس کو خود بنانے پڑتے ہیں یہ سب سے ادنیٰ درجہ کی وحی ہے اس سے بڑھ کر رؤیا اور کشوف کی وحی ہوتی ہے مگر اس میں تاویل کی ضرورت ہوتی ہے اور تاویل میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے لیکن پہلی وحی جو الفاظ میں ہوتی ہے اس میں غلطی کا کوئی احتمال نہیں ہوتا یہ سب سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔

اب اگر ایک نبی اپنی تمام وحی کو ایک کتاب میں جمع کر دے جس میں وحی کلام بھی ہو اور وحی کشوف اور رؤیا بھی ہو اور وحی خفی بھی نبی کے اپنے الفاظ میں ہو تو اُسے ہم کتاب اللہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن ہم اسے کلام اللہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ سب کی سب کلام اللہ نہیں بلکہ اس میں ایک حد تک کلام بشر بھی ہے گو مضمون سب کا سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس وجہ سے وہ کتاب اللہ ہے۔

اب اس فرق کو مدّ نظر رکھ کر دیکھ لو دنیا کی کوئی کتاب خواہ کسی قوم کی ہو اور کس قدر ہی شدّ ومدّ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہو کلام اللہ نہیں ہوسکتی کیونکہ ایک بھی ایسی کتاب نہیں نہ موجودہ صورت میں اور نہ اس صورت میں جس طرح کسی نبی نے دی تھی کہ اس کے تمام کے تمام الفاظ خدا تعالیٰ کے ہوں اس میں بعض الفاظ خدا تعالیٰ کے ہونگے بعض نظارے ہونگے اور بعض مفہوم بیان کئے گئے ہونگے۔

حضور فرماتے ہیں:

''اصل بات یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اکمل بنانا تھا اسلام کو اکمل دین اور قرآن کو آخری کلام بنانا تھا اس لئے ضروری تھا کہ اسے ایسا محفوظ بناتا کہ کوئی مطلب فوت نہ ہو اور اس کی ایک ہی صورت تھی اور وہ یہ کہ عالم الغیب خدا کے الفاظ میں سب کچھ بیان ہو رؤیا وکشوف میں جھگڑے اور اختلاف پڑ جاتے ہیں اس لئے شریعت اسلامیہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں اُتار کر اس کا نام کلام اللہ رکھا اور کہہ دیا کہ اس کے سب الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس طرح بوجہ کلام اللہ ہونے کے قرآن کریم ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا یہ امر کہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کا اثر اس کے تبدیل نہ ہونے پر خاص طور پر پڑا ہے مخالفوں تک نے تسلیم کیا ہے چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے: ترجمہ: یعنی قرآن کریم کے محفوظ رہنے کی یہ بھی گارنٹی ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں یہ بات نقش تھی کہ قرآن کا ہر شوشہ اور ہر لفظ خدا کی طرف سے ہے۔'' (فضائل قرآن ۲۱۷-۲۰۸)

قرآن کریم کے سوا اور کسی کتاب کو افضل الکتب ہونے کا دعویٰ نہیں:

حضور فرماتے ہیں: ''تمام مذاہب جو دنیا میں پائے جاتے ہیں وہ اپنی فضیلت اور برتری کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ اپنی مذہبی کتب کے متعلق بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ افضل الکتب ہیں لیکن اُن کی کتب کو یہ دعویٰ نہیں۔ مَیں نے آج تک سوائے قرآن کریم کے کوئی ایسی کتاب نہیں دیکھی جس میں یہ لکھا ہو کہ وہ دوسری مذہبی کتب سے افضل ہے ہاں قرآن کریم بے شک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تمام الہامی کتابوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں: غرض قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی اور کسی کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی وید کا ہیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی توریت کا ہیرو ہے تو میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا ہیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھ دے جس کو مَیں ہی استعارہ سمجھوں پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی نہ پیش کر سکوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے لیکن اگر پیش کر دوں تو اسے ماننا

پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں ہے۔'' (فضائل القرآن، صفحہ ۴۳۹)

قرآن کریم باعتبار زیادت بیان اور مکمّلات دین دوسری کتابوں سے افضل ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''بے شک باعتبار نفس الہام کی سب کتابیں مساوی ہیں مگر باعتبار زیادت بیان اور مکمّلات دین کے بعض کو بعض پر فضیلت ہے پس اس جہت سے قرآن شریف کو سب کتابوں پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ جس قدر قرآن شریف میں امور تکمیل دین کے جیسے مسائل توحید اور ممانعت انواع و اقسام شرک اور معالجات امراض روحانی اور دلائل ابطال مذاہب باطلہ اور براہین اثبات عقائد حقہ وغیرہ بکمال شدّ ومدّ بیان فرمائے گئے ہیں وہ دوسری کتابوں میں درج نہیں۔

(براہین احمدیہ حصّہ دوئم، صفحہ ۸۶، حاشیہ)

مقاصد قرآن:

دیگر مذہبی کتب مختص القوم اور مختص الزمان تھیں اس لئے ان کے مقاصد و اغراض بھی مخصوص قوموں اور مخصوص خطوں تک ہی محدود تھے لیکن قرآن شریف ہی ایک واحد کتاب ہے جس نے ربّ العلمین خدا کو پیش کر کے دنیا میں آباد تمام انسانوں اور موجود اقوام کو مخاطب کیا ہے چنانچہ مقاصد قرآن پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) ''قرآن کریم کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام محامدِ کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے اور اس کی ذات کے لئے جو کمالِ تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے۔'' (براہین احمدیہ حصّہ چہارم صحہ ۴۸۹ حاشیہ ۱۱)

(۲) ''دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العلمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتداء کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرہ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب ثابت کرتا ہے۔'' (براہین احمدیہ، حصہ چہارم، صفحہ ۴۹۰)

(۳) ''تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اس کی رحمت عامہ کا بیان کرنا ہے۔''

(۴) ''چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مرتب ہوتا ہے۔''

(۵) ''پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے۔''

(۶) ''قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیر اللہ اور علاج امراضِ روحانی اور اصلاح اخلاق ردّیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔'' (ایضاً صفحہ ۴۹۰)

(۷) ''ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر ایک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی کی طرف سے قرار دینا اور تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لئے تاکید کرنا۔'' (ایضاً صفحہ ۴۹۱)

(۸) آٹھواں مقصد قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرنا ہے اور پھر اس کی طلب کے لئے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرع سے اس کو طلب کریں۔''

(۹) ''نواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا طریق وخلق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا انعام وفضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمعیت پکڑیں۔''

(۱۰) ''دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق وطریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا یا جو راستہ بھول کر انواع واقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں۔'' (ایضاً صفحہ ۴۹۲)

(۱۱) ''گیارہواں مقصد قرآن کریم کے اُتارنے سے اللہ جل شانہ کا یہ مقصد تھا کہ وہ تمام بنی آدم اور تمام زمانوں اور تمام استعدادوں کی اصلاح اور تکمیل اور تربیت کر سکے اور اسلام کی پوری شکل اور پوری عظمت بنی آدم پر ظاہر ہو اور اس کے ظہور کا وقت بھی آ پہنچا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے جو قیامت تک آنے والے تھے ایک کامل اور جامع قانون کی طرح نازل فرمایا اور ہر ایک درجہ کی استعداد کے لئے افادہ اور افاضہ کا دروازہ کھول دیا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۱۴۸)

(۱۲) ''بارہواں مقصد اس قرآن کریم کے تمام معارف یعنی گیان کی باتیں اور وصایا او وسائل کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو ان کی طبعی حالتوں سے جو وحشیانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں اخلاقی حالتوں تک پہنچائے اور پھر اخلاقی حالتوں سے روحانیت کے ناپیدا کنار دریا تک پہنچائے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، صفحہ ۱۵)

بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کی ذمہ داری:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
’’اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن ورتمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘(ہماری تعلیم صفحہ ۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
’’یاد رکھو کہ قرآن شریف پڑھو اس لئے کہ اس پر عمل ہو ایسی صورت میں اگر تم قرآن کھول کر اس کا عام ترجمہ پڑھتے جاؤ اور شروع سے اخیر تک دیکھتے جاؤ کہ تم کس گروہ میں ہو۔کیا منعم علیھم ہو یا مغضوب ہو یا ضالین ہو اور کیا بننا چاہئے۔منعم علیھم بننے کے لئے سچی خواہش اپنے اندر پیدا کرو پھر اس کے لئے دعائیں کرو۔جو طریق اللہ تعالیٰ نے انعام الٰہی کے حصول کے رکھے ہین ان پر چلو اور محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے واسطے چلو اس طریق پر اگر صرف سورہ فاتحہ ہی کو پڑھ لو تو میں یقیناً کہتا ہون کہ قرآن شریف کے نزول کی حقیقت کو تم نے سمجھ لیا اور پھر قرآن شریف کے مطالب و معانی پر تمہیں اطلاع دینا اور اس کے حقائق و معارف سے بہرہ ور کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور یہ ایک صورت ہے مجاہدہ صحیحہ کی۔(حقائق القرآن جلد ا، صفحہ ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عن فرماتے ہیں:۔
’’مَیں نے فضیلت قرآن کی ۲۶ وجوہات میں سے اس وقت صرف چھ کا ذکر کیا ہے اور ان کی بھی ایک ایک مثال دی ہے۔خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو باقیوں کے متعلق پھر بحث کرونگا فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں اور دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی افضل اور بے نظیر کتاب پر عمل کرنے اور اس کے احکام کو حرز جان بنانے کی کوشش کرو اس وقت میں قرآن کریم کے جن مطالب کو واضح کر سکا ہوں ان کے مقابلہ میں اور کوئی کتاب ایسے مطالب پیش نہیں کر سکتی دوستوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی اس کتاب کی طرف خاص طور پر توجہ کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اگر کسی انسان کے پاس بہتر سے بہتر چیز ہو لیکن وہ استعمال نہ کرے تو اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔کنواں موجود ہو لیکن ہم پانی نہ پئیں تو کس طرح پیاس بجھ سکتی ہے۔پس یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب جو تمہارے پاس موجود ہے یہ اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے جب کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

پس اپنے اندر تغیر پیدا کرو اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو اور ہر معاملہ میں قرآن کریم کی اقتداء کرو تا کہ قرآنی حسن دنیا پر نمایاں ہو اور انہیں بھی اس پاک کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو کیونکہ اس کے بغیر اور کہیں نور اور ہدایت نہیں۔‘‘(فضائل القرآن، صفحہ ۱۲۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
’’اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔‘‘
(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے عطا فرمایا جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے خصوصاً اور دنیائے اسلام کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔حضور انور نے اسی ٹی وی پر قرآن شریف کا درس نہ صرف اردو زبان میں بلکہ انگریزی میں ارشاد فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی ان پُر معارف اور روحانیت سے معمور درسوں سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے کیونکہ ایم ٹی اے پر باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ربوہ میں پہلے سے ایک نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قائم تھی جبکہ قادیان میں حضور کے عہد سعید میں یہ نظارت قائم ہوئی اور ہندوستان کے احمدی احباب کے ساتھ ہر طالب حق کو قرآنی برکات و فضائل اور علوم آسمانی سے روشناس کرنے میں مصروف عمل ہے۔اس وقت نظارت ھذا نے ایک نہایت مفید ترجمۃ القران کا مراسلاتی کورس شروع کیا ہوا ہے۔

آپ اس آسمانی تحفہ اور مائدہ یزدانی کے بارے میں فرماتے ہیں:’’ہر گھر والے کا فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف توجہ دے ایک بھی آپ کے گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہے اس کے ساتھ ملا کر پڑھے پس قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہئے کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے تمام بچوں کو اس کی عادت ڈالیں۔‘‘(کچھ کلیاں کچھ پھول صفحہ ۲۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔
’’ہمیں جو کچھ بھی ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے۔قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو

صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔"

ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے بھی ناامید نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴، بدر ۲۱، ۲۸ جون ۲۰۰۷)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو مذکورہ بالا ارشادات عالیہ کے مطابق زندگیاں گذارنے کی توفیق دے۔ آمین۔

She COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

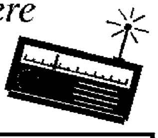
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Samad Mob:9845828696
PORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

حضرت مصلح موعودؓ اور تعلیم القرآن

(از: حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش)

قرآن خدا نما ہے قرآن خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بار بار قرآن کریم کی تعلیم مع ترجمہ حاصل کرنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ تا کہ ہم احسن رنگ میں حقوق اللہ اور حقو العباد ادا کر سکیں اور قارئین کرام کو اس امر کا علم ہوگا کہ تعلیم القرآن کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اب مرکز احمدیت قادیان میں ''تعلیم القرآن و وقفِ عارضی'' کے نام سے ایک الگ ایڈیشنل نظارت بھی قائم کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ اپنی ساری زندگی میں قرآن کریم کے معارف اور حقائق کو اپنے درسوں میں خلق اللہ کو پہنچاتے رہے۔ قرآن کریم کے خزائن کو اپنی تقاریر میں بیان فرماتے رہے۔ ایک دفعہ ایک مسلمان عالم نے آپ کی تقریر سنی جس میں آپؓ نے قرآن کے معارف بیان فرمائے۔ تو اس نے کہا کہ آپ نے تو یوں ہی قرآن کریم کے معارف بیان کر دیئے ہیں۔ ہم تو لوگوں سے کئی طرح کی خدمات لینے کے بعد بیان فرماتے ہیں تو آپؓ نے فرمایا ہمارا کام ہی قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ایک ایسا مقدس صحیفہ ہے جو کہ مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کے تمام تر شعبہ ہائے زندگی کے لئے رہنما اصول پیش کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں بیش بہا موتی پنہاں ہیں۔ جو لوگ صدقِ دل سے کوشش کرتے ہیں وہ اس کی گہرائیوں سے قیمتی خزائن حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ۱۴ صدیاں گواہ ہیں کہ اس بحرِ معارف سے نئے سے نئے علوم و معارف کے جواہرات دریافت ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے **وان من شیئی الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم.** (سورۃ الحجر: ۲۲) یعنی ہم ضرورت کے مطابق ہمارے خزائن کو نازل کرتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! قرآن کریم کے ان ہی خزائن کو دنیا کے تمام اقوام تک پہنچانے کے لئے اور قرآن کی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ہے امیدوار

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''آج جبکہ دنیا کے علوم میں ترقی ہو رہی ہے...اسی طرح قرآنی معارف بھی آج کل نئے سے نئے نکل رہے ہیں۔...ہمیشہ ہی قرآن نئے سے نئے علوم پیش کرتا رہے گا۔ یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنا ہماری جماعت کا اوّلین فرض ہے۔'' (فضائل القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت مصلح موعودؓ کو قرآن کریم سے اتنا عشق تھا کہ آپؓ کی آخری عمر میں آنکھوں میں تکلیف کے دوران جب ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ آنکھوں پہ زیادہ بوجھ نہ ڈالیں اور اگر پڑھنا ہی ہو تو بہت کم پڑھیں۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تو ان دنوں میں بھی روزانہ کم و بیش دس، بارہ پاروں کی تلاوت کرتا ہوں۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ میں درج ہے کہ اس موعود کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔

لا یمسہ الا المطھرون (سورۃ الواقعہ: 80) کے مطابق حقیقی پاکیزگی اور سچے اخلاص کے بغیر قرآن کے معارف کا کھلنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن صرف بیس سال کی عمر میں یعنی 1910ء میں ہی آپؓ نے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام اور جیّد علماء کی موجودگی میں درس القرآن کا آغاز فرمایا تھا۔ چنانچہ یعقوب علی صاحب عرفانی مدیر ''الحکم'' فرماتے ہیں:

''آپ خدمت دین اور اشاعت اسلام کا جو جوش اپنے سینے میں رکھتے ہیں وہ اب عملی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ آپؓ نے وسط 1913ء میں روزانہ دو دفعہ درس دینا شروع فرمائے۔'' (سوانح حضرت فضلِ عمرؓ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی زندگی میں پہلی مرتبہ مصلح موعودؓ نے 29 جولائی 1910ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ میں آپؓ نے ان اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان (سورۃ النحل: 91) کی ایسی اچھوتی، دلربا اور ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی کہ حضرت خلیفہ اوّل جیسے ماہر اور عاشق قرآن نے بے ساختہ اُن کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

''میاں صاحب نے لطیف سے لطیف خطبہ سنایا۔ وہ اور بھی الطف ہوگا اگر تم اس پر غور کروگے۔ مَیں اس خطبہ کی بہت قدر کرتا ہوں اور یقیناً کہتا ہوں کہ وہ خطبہ عجیب سے عجیب نکات اپنے اندر رکھتا ہے۔'' (الحکم 28 اکتوبر 1912ء)

دراصل پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق قرآن کریم کی یہ تعلیم آپؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی تھی۔ چنانچہ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں تمام دنیا کے علماء کو چیلنج کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کریم کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ مَیں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا شخص ہے جو دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو مَیں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن مَیں جانتا ہوں کہ آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔'' (الموعود صفحہ نمبر 211-212)

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

حضرت مصلح موعودؓ باوجود شدید جماعتی مصروفیات کے درس القرآن کے کام کو جاری رکھتے تھے۔ قادیان میں مردوں کے علاوہ خواتین کے لئے بھی ہر ہفتہ کے دن صبح قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد ہنگامی صورت حال ختم ہونے کے بعد 16 ستمبر 1952ء سے پھر دوبارہ درس القرآن کا آغاز فرمایا۔ یہ سلسلہ آپؓ پر بیماری کا حملہ ہونے تک یعنی 16 فروری 1955ء کے دن تک جاری رہا۔ یعنی اس دن صبح بھی آپؓ نے درس القرآن دیا۔ آپؓ کی تفسیرِ صغیر قرآن کریم با محاورہ ترجمہ کی اعلیٰ مثال ہے اور تفسیر کبیر کی دس جلدیں اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ پیشگوئی مصلح موعود حرف بحرف پوری ہوئی ہے۔ جس میں آپؓ نے نہایت مبسوط رنگ میں اچھوتی تفسیر بیان فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کریم کی اس قدر عظیم الشان خدمات سرانجام دیں کہ دنیا کے ہر خادم اسلام کو آپؓ کا احسان مند ہونا ہوگا۔ اور ان شاء اللّٰہ. ایک وقت آئے گا کہ ساری دنیا آپؓ کے مقام کو پہچانے گی۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:

''مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے، مجھے لاکھ بُرا بھلا کہے۔ جو شخص اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا اور میرے احسان سے کبھی باہر نہ جا سکے گا۔'' (خلافت راشدہ تقریر حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ 1939ء)

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

الفضل ما شهدت به الاعداء یعنی یقیناً گواہی تو وہ ہے جو دشمنوں نے دی ہے۔ چنانچہ غیروں نے بھی یہاں تک کہ جماعت احمدیہ کے شدید دشمن بھی آپؓ کی تفسیر القرآن کی صلاحیت کا اقرار کر چکے ہیں۔ یہ اقرار اس بات کی دلیل ہے کہ آپؓ خدا کی طرف سے اور خدائی تائید سے معارف قرآن کو بیان کیا کرتے تھے۔

(ا) مولانا عبدالماجد دریا آبادی برصغیر کے ایک نامور عالم تھے۔ آپ کی نظر بڑی وسیع اور علوم اسلام پہ آپ کو بڑا عبور حاصل تھا۔ تعصب سے پاک اور آزادی رائے کے علمبردار بزرگ صحافی تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے بارہ میں تحریر فرمایا۔

''قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ اللہ ان کا صلہ انہیں دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی

جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند اور ممتاز مرتبہ ہے۔''

(صدق جدید 18 نومبر 1965ء)

(۲) رسالہ نگار کے ایڈیٹر جناب علامہ نیاز فتح پوری کے مطالعہ میں جب حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی سورۃ ہود آئی تو انہوں نے وجد کی کیفیت میں اپنے خط میں بیان فرمایا:

''تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا بالکل نیا زاویہ اور فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے۔ جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کے تبحرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسن استدلال، اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا۔ اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھولاء بناتی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا۔ اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔''

(الفضل 17 نومبر 1963ء)

اخبار زمیندار کے ایڈیٹر نے لکھا: ''احراریو! کان کھول کر سن لو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے؟ تم میں کوئی ہے جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے۔ تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے؟ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ (خوفناک سازش صفحہ 195)

معزز قارئین! پس جب تک ہم قرآن کی تعلیم حاصل کرتے رہیں گے۔ اور ہماری نسلوں کو سکھاتے جائیں گے اور قرآن کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمارا مقابلہ کر سکے۔ اور ہم کو شکست دے سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (بخاری) تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ پھر فرماتے ہیں: **من قرأ حرفًا من کتاب اللّٰه فله به حسنة وحسنة بعشر امثالها (ترمذی)** یعنی جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کی اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا بھی عبادت ہے۔ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آئے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔'' (روحانی خزائن)

حضرت مصلح موعودؓ احمدیوں کو قرآن کریم کی تعلیم اور ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں میں اور دماغوں میں پوری طرح مضبوطی سے قائم کریں۔ مَیں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اصل میں تو یہ ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ عربی جانتا ہو۔ لیکن کم سے کم اتنا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ عربی جاننے سے یہ سہولت ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کا مفہوم سمجھنے کی منزلیں جلد طے ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص زیادہ عربی نہ جانتا ہو تو اسے کم سے کم اتنی عربی ضرور آنی چاہئے کہ قرآن کریم کے ترجمہ کو وہ سمجھ سکے۔'' (فضائل القرآن)

ہر سال ایک کورس مقرر کر کے احمدی نوجوانوں کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھائیں یہاں تک کہ صرف و نحو یعنی عربی گرامر سکھانے کا انتظام کرنے پر بھی حضور زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ ضروری نہیں کہ پہلے سال میں انہیں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ پڑھا دیا جائے۔ اگر ایک ماہ میں دس یا پندرہ رکوع پڑھا دیئے جائیں تو اگلے ایک یا دو سالوں میں وہ سارا ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو تین سال کے اندر اندر ہر جماعت میں ایسے آدمی ہو جائیں گے جو قرآن

کریم کو اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی قرآن کریم پڑھا سکیں گے۔ قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے کسی قدر صرف ونحو کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔....جب تک تھوڑی بہت صرف ونحو نہ آتی ہو اس وقت تک دوسروں کو پڑھانا آسان نہیں مشکل ہوتا ہے۔'' (فضائل القرآن)

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم کا کورس شروع کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ ہم سب کو علم ہے کہ نظارت تعلیم لقرآن و وقفِ عارضی کی طرف سے دو سالہ ''ترجمۃ القرآن کا مراسلاتی کورس'' کا آغاز ہو چکا ہے۔ جس میں فی الحال اردو جاننے والوں کے داخلے لئے جا رہے ہیں۔ لہٰذا اردو جاننے والے احباب خواہ کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہوں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے وقت نکال کر اس کورس میں شامل ہو کر قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ہندوستان کی دیگر زبانوں میں بھی یہ کورس شروع کیا جائے گا۔ تا کہ ہر احمدی علم قرآن کے نور سے اپنے سینہ کو روشن کر سکے۔ حقیقی تقویٰ حاصل کر سکے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ جماعت کے ہر فرد کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قرآن جان ہے سارے تقویٰ و طہارت کی۔ قرآن کریم کی ایک ایک آیت قلب میں وہ تغیر پیدا کرتی ہے جو دنیا کی ہزاروں کتابیں نہیں کر سکتیں۔....قرآن کریم پڑھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ درس جاری کیا جائے۔ بہت سی ٹھوکریں لوگوں کو اس لئے لگتی ہیں کہ وہ قرآن کریم پر تدبر نہیں کرتے۔ پس ضروری ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کا درس جاری کیا جائے....تا کہ قرآن کریم کی محبت دلوں میں پیدا ہو....مَیں سمجھتا ہوں درس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت راسخ ہو جائے گی۔ اور بہت سی فتن کا آپ ہی آپ ازالہ ہو جائے گا۔'' (تقریر دلپذیر جلسہ سالانہ 1927ء صفحہ 31 تا 32)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے نیز اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ o

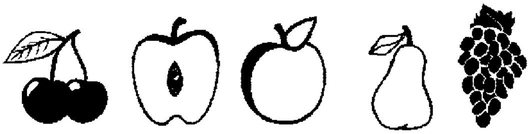

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

Love for All, Hatred for None
Subaida Timbers
Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture

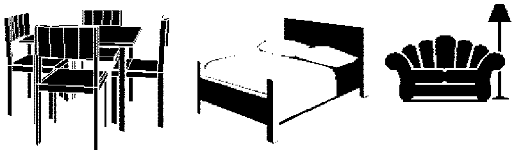

Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

تلاوت قرآن مجید کے آداب اور ہماری ذمہ داریاں

(از رفیق احمد بیگ مہتمم تعلیم وایڈیشنل معتمد)

کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ انسان نے اس دنیا میں تدریجاً ترقی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ انسانوں کی اصلاح و رہنمائی کے لئے پیغمبر رسول اور ریفارمر آتے رہے۔ ابتدائے آفرینش میں انسان کی حالت ہر لحاظ سے کمزور تھی آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی انسان کی طاقت اور قوت کے مطابق احکامات بھی نبیوں مرسلوں، ماموروں کے ذریعہ سے نازل ہوتے رہے۔ انسان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ دریافت کرنے اور کھوج کرنے میں سالوں سال لگے۔ اور پہلے زمانے کے رہنما، پیغمبر بھی مختص القوم اور مختص الزماں کے لئے تھے۔ جوں جوں انسان نے ترقیات کی منازل طے کیں اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی احکامات نازل ہوتے رہے۔ بالآخر جب انسان ایک مکمل اور کامل ترقیوں کا مجسمہ بنا۔ اور دوسری طرف مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ انسان اپنے خالق حقیقی سے بھی دور ہوتا رہا۔ اور اس دوری کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو بھول گیا۔ اور مختلف من گھڑت باتوں اور مختلف قسم کے شرکوں میں گرفتار ہو کر خزلان میں مبتلا ہوتا گیا۔ قرآن نے آخر میں اس کا نقشہ **ظھر الفساد فی البر و البحر** کے الفاظ سے کھینچا کہ خشکی اور تری دونوں میں فسادات ہی فسادات تھے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سنّت قدیمہ کے مطابق ایک مکمل انسان جو ہر لحاظ سے کامل کہلایا حضرت رسول کریم ﷺ کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور چونکہ انسان تدریجاً ایک اعلیٰ مقام پر کھڑا تھا۔ اسی کے مطابق ایک ضابطہ حیات والی اعلیٰ وارفع شان والی کتاب یعنی قرآن مجید نازل فرمایا۔ اور اس عظیم الشان کتاب کے نام میں یہ پیشگوئی پوشیدہ و مضمر ہے کہ یہ بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ قرآن عربی لفظ ہے۔ دراصل یہ قرأ، یقرأ سے نکلا ہے۔

اس اعتبار سے کتب سماویہ میں سے قرآن کریم ہی ایک اعلیٰ وافضل کتاب ہے۔ جو سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں دلوں میں بھی محفوظ ہے۔

اور تمام جہانوں اور قوموں کیلئے ضابطہ حیات ہے۔ قائم و دائم رہنے والے ایسے احکامات ہیں جن کو انسانی عقل، ذہن و کانشنس قبول کرتا ہے۔

بہار جاں وداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس مقدس کتاب کو بار بار پڑھنے کی تاکید فرماتے ہوئے یہ ہدایت دیتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا:

فاذا قرأ ت القراٰن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم (سورۃ النحل آیت 99)

ترجمہ: ''جب تو قرآن پڑھنے لگے دھتکارے ہوئے شیطان (کے شر) سے (محفوظ رہنے کے لئے) اللہ کی پناہ مانگ لیا کر''

گویا کہ ایک مسلمان کو قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے شیطانی وساوس کو ترک کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کی پناہ میں دینا ہے۔ اور پھر قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔ قرآن کریم پڑھنے کے لئے ایک انسان کو ظاہری صفائی کے علاوہ اپنے دل کو بھی صاف کرنا ہے۔ تب ہی قرآن کریم کے باریک در باریک احکامات کو انسان حاصل کرسکتا ہے۔ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انہ لقراٰن کریم . فی کتاب مکنون ٥ لا یمسہ الا المطھرون ٥ (الواقعہ آیت 80-78)

''یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔ اور اس قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔''

اس فرقان حمید کو نہایت ہی سنجیدگی اور سمجھ سمجھ کر اس کے مقدس الفاظ کو بڑی خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کے بارہ میں اللہ تعالیٰ تاکید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

و رتل القراٰن ترتیلا (سورۃ المزمل آیت 5)

اور تو قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھ۔

اس حکم خداوندی کے مطابق رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کو ٹھہر ٹھہر کر اور تفکر و تدبر کے ساتھ ترنم اور خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

"من لم یتغن بالقرآن فلیس منا. (ابو داوٗد کتاب الصلوۃ)

جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ہمارے محبوب آقا و مولا حضرت مصطفےٰ ﷺ نے اپنی امت کو قرآن کریم کے حقائق و معارف اور انوار الٰہی کے حصول کے لئے قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے کے بارے میں تاکید فرمائی۔ جب کسی بھی حکم کا نزول رسول کریم ﷺ پر ہوتا تھا آپ خود بھی اس کو بار بار دہراتے اور صحابہ کو بھی سکھاتے اور صحابہ پھر ایک دوسرے کو سکھاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

خیر کم من تعلم القرآن و علمه (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن خود سیکھتا اور پھر دوسروں کو سکھاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ قرآن کریم کی دہرائی تلاوت کے رنگ میں ہمیشہ کرتے رہتے تھے۔ نمازوں میں پڑھنے کے لئے کسی بھی وقت قرآن کریم کی تلاوت کی جاسکتی ہے۔ لیکن صبح کے وقت قرآن کریم کی تلاوت مسنون اور واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل و قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا۰ (سورۃ بنی اسرائیل آیت 79)

ترجمہ: تو سورج کے ڈھلنے کے وقت تک مختلف گھڑیوں میں نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور مقبول عمل ہے۔ اس ارشاد کے مطابق ہر مسلم پر واجب ہے کہ وہ صبح کے وقت دنیا کے لہو و لعب، کاروبار و دوسرے کاموں میں پڑنے سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ اس فرقان حمید کو پڑھنے کے ساتھ علاوہ سننا بھی ضروری ہے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو خاموشی کے سننے کا ارشاد ہے۔

و اذا قرئ القرآن فاستمعو له و انصتوا لعلکم ترحمون (الاعراف 205)

"اور اے مخاطب جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنا کرو اور چپ رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

قرآن کریم کا سننا بھی رحمت الٰہی کا موجب ہے۔ قرآن کریم کی آیات میں انذار اور تبشیر ہے۔ آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حمد یا استغفار کرنا چاہئے۔ اگر انعامات الٰہی کا ذکر ہو تو ان کے حصول کیلئے دعائیں کرنی چاہئیں اگر انذار کا ذکر ہو تو استغفار کرتے ہوئے بچنے کی دعائیں کرنی چاہئیں۔

اس کتاب عظیم کا ایک نام ذکر بھی بیان ہوا ہے۔ اور اس کو اپنے دلوں میں محفوظ رکھنے کی بھی تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس کی لفظی حفاظت بھی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون (سورۃ الحجر آیت 10)

ترجمہ: کہ ہم نے ہی اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ اور یاد کرنے کے لئے آسان ہے۔

اور دلوں میں یاد کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ان لذی لیس فی جوفه شئ من القرآن کالبیت الخرب. (بخاری)

کہ جس کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ (یاد) نہیں ہے۔ اس کی مثال ویران گھر کی طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت مستمرہ اور سیدنا حضور رسول اکرم کی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن کریم کی تعلیمات کو پھیلانے اور دلوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں اپنے مامور و مرسل کو مہدی و مسیح موعود کے رنگ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں ظاہر فرمایا۔ آپ نے دنیا کو چیلنج دیا کہ اس وقت قابل عمل صرف اور صرف قرآن کریم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ:

الخیر کله فی القرآن (الهام)

"کہ ہر قسم کی بھلائیاں قرآن مجید میں ہے"۔

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

حضرت موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''مجھے بھیجا گیا ہے تا میں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھا دوں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ لیکن جس کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔'' (الحکم 24 جون 1903)

نیز فرمایا:

قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ پس ایسی کامیابی خیالی امر ہے۔ جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے۔ کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے۔ اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے انکے حصے میں نہ آیا تھا۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 409)

قرآن کریم کی اس مقدس تعلیم سے محبت اور عمل کے نتیجہ میں مسلمانوں کو فتوحات نصیب ہوئیں۔ دین اور دنیا میں عزت و تکریم حاصل ہوئی۔ اب بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کو ایک مقدس کتاب سمجھ کر پڑھا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی انکے لئے ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اسکی قدر کریں۔

اور فرمایا: حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القرآن..........تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔''

اور فرمایا ''قرآن جواہرات کی تھیلی ہے۔'' (کشتی نوح)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کے بارے میں پیدا ہوئے تمام شک و شبہات کو دور کرتے ہوئے تمام مذاہب کے رہنماؤں کو بڑی تحدی سے بار بار قرآن مجید جیسی عظیم تعلیم سے مقابلہ کے لئے بلایا۔ اور یہ چیلنج دیا کہ قرآن کریم کی بسم اللہ کی ب سے لیکر الناس کی س تک وہی قرآن ہے جو آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ آپؑ کے بعد آپ کے خلفاء کرام نے بھی اپنی جماعت کے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا فرمائی۔ اور اس کی قدر کرنے اور اس کی تلاوت کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے۔ اور اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔

نیز فرمایا:

''میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول اکرم ﷺ سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد 11 ضمیمہ انجام آتھم)

اور فرمایا

''اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 182)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

حضرت مولانا حکیم نورالدین بھیرویؓ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ آپ اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

'' مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی ہزاروں کتابیں پڑھیں ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ مجھے قرآن مجید سے بہت محبت ہے۔ قرآن مجید میری غذا ہے میں سخت کمزور ہوتا ہوں قرآن مجید

پڑھتے پڑھتے مجھ میں طاقت آجاتی ہے۔'' آپ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا حشر کے میدان میں ان میں بھی قرآن شریف پڑھوں پڑھاؤں اور سناؤں۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی جماعت کو قرآن کریم کے سمجھنے اور تلاوت کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اور جب قرآن کریم ہی دنیا کو بیدار کرسکتا ہے اور وہی دنیا کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا ہم میں سے ہر ایک نے قرآن کریم پڑھا ہے یا کیا اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کی ہے؟ اگر ہم نے قرآن کریم نہیں پڑھا اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش نہیں کی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اسلام کے سپاہی نہیں کیونکہ ہم نے اس ہتھیار کی طرف توجہ نہیں کی جس کے ذریعہ سے یہ دنیا فتح ہوسکتی ہے۔ پس قرآن کریم کو نذیر قرار دیکر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم قرآن کریم کو بار بار پڑھو اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو یہاں تک کہ جب تم بولو تو کہ تمہاری زبانوں سے قرآن کریم جاری ہو اور جب تم لکھو تو تمھاری قلموں سے قرآن کریم جاری ہو تمہارے خیالات اور تمھاری خواہشات سب کی سب قرآن کریم کے تابع ہوں۔ جب تک تمہاری زبانوں سے قُرآن کریم نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قُرآن کریم نہیں نکلے گا اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعہ سے ہدایت نہیں پاسکتی۔'' (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 430)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ:

پس قرآن کریم کو توجہ سے پڑھو اور توجہ سے سنو اور عزم اور استقلال اور صبر کے ساتھ اس پر عمل کرو اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ حاصل کرو اور نور قرآن کریم کے ذریعہ سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 1966) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''قرآن کریم کی خدمت میں اپنی ہر متاع عزیز کو پیش کردو۔ اس آواز کو سنو جو قرآن کریم سے اٹھ رہی ہے۔ محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے بعد اس زمانہ میں پھر یہ آواز بلند ہورہی ہے کہ من انصاری الی اللہ خدا کے قریب لے جانے والے کاموں میں میرا کون مددگار ہے؟ تم اس آواز کو سنو اور اس پر لبیک کہو اور نحن انصار اللہ (ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں) کے نعرے سے اتنی بلند آوازیں لگاؤ کہ زمین و آسمان گونج اٹھے اور اس خلوص سے بلند کرو کہ زمین کا ذرہ ذرہ تھرا اٹھے۔ تم قرآن کریم کے نور سے اپنے سینوں کو منور کرو اور پھر اس کائنات کو اس کے نور سے ایسی حسین بنادو کہ تاریکی کا نام و نشان مٹ جائے۔ خدا کرے کہ ہم قرآن کریم کی قدر کو پہچانیں۔ ہر دل میں قرآن کریم کا عشق پیدا ہو اور ہر صاحب دل اس کی برکات سے نوازا جائے۔ آمین (روزنامہ الفضل 13 جنوری 1979)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کرکے احمدیت سے دور تو نہیں جارہا۔''

(خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2005)

قرآن مجید کی تلاوت کا بلاناغہ کرنا ہر مومن کے لئے واجب ہے کیونکہ وہی تعلیم انسان کو انسان بناسکتی ہے۔ ہر ایک مومن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت تمام تر اصولوں کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور انہاک کے ساتھ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الذین اتینھم الکتب یتلونہ حق تلاوتہ ○ اولئک یومنون بہ ○ و من یکفر بہ فاولئک ھم الخسرون ○ (البقرہ آیت 122)

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا

پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

قرآن کتاب رحمٰن سکھلائے راہ عرفان
جو اس کو پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان
ان پر خدا کی رحمت جو اس پر لائے ایمان
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
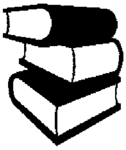
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

اسلامی شریعت صرف گناہ سے نہیں بلکہ گناہ کے راستوں سے بھی روکتی ہے

(از نیاز احمد نائک متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

وَلا تقرَبَا هذهِ الشَّجرَةَ فتكونا من الظلمين. (البقرہ: 36)

گہوارہ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے

خالق انسان نے انسان کی تخلیق احسن تقویم میں کی ہے اور فَألهَمَهَا فجورَهَا وتقوٰها (الشمس آیت 8) پس اس نے بے اعتدالیوں اور اس کی پرہیز گاریوں کی تمیز کرنے کی صلاحیت کو اس کی فطرت میں ودیعت کیا) کے مطابق رشد وفسق کی راہ میں باہم امتیاز کرنے کے لئے اسے عقل سلیم دے کر اختیار کلی دے دیا۔

انسان چونکہ گھریلو اور معاشرتی حالات سے متاثر ہوتا ہے اس لئے باوجود فطرت صحیحہ کے وہ توحید کو چھوڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ سلیم الفطرت پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین اس کو مجوسی عیسائی وغیرہ بناتے ہیں اور جس مذہب سے اس کا ربط وتعلق ہوتا ہے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس کی سیرت بنتی ہے۔ اگر عیسائی ہوگا تو انجیل کی رو سے تھوڑی شراب پینا اس کے لئے جائز ہوگا صرف شہوت کی نظر سے وہ نامحرم عورتوں کو نہیں دیکھ سکتا باقی اس کو کھلی آزادی ہے۔ اسی بے قیدی اور آزادی کے نام پر جنسی بے راہ روی اور بے حیائی کا مزہ عیسائی لوگ خصوصاً ایڈز کی صورت میں چکھ رہے ہیں۔

ہندو ہے تو تناسخ اور نیوگ کی تعلیم کا وہ پابند ہوگا۔ تناسخ کی قباحت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اور جونوں کے چکر میں پڑ کر مرد اور عورتیں دنیا میں آتی ہیں ان کے ساتھ کوئی ایسی فہرست نہیں آتی جس سے ان کے رشتوں کا حال معلوم ہوتا کوئی بے چارہ کسی ایسی نوزاد کو اپنی شادی میں نہ لائے جو دراصل اس کی ہمشیرہ یا ماں ہے۔''

نیوگ کو شریف انسانوں کے کانشنس کے برخلاف بیان فرمایا اور فرمایا کہ ''آریہ صاحبوں نے قومی تہذیب پر نیوگ کا ایک سیاہ داغ لگا دیا ہے اور اس طرح پر انہوں نے غریب عورتوں کی عزت پر بھی حملہ کیا۔'' (لیکچر سیالکوٹ صفحہ 30-31)

مختصر یہ کہ مذاہب تو بہت ہیں لیکن بجز اسلام کے وہ گناہ کی راہوں سے بچانے کے بجائے گناہ کی ترغیب دیتے ہیں اور گناہ کو راستہ فراہم کرتے ہیں۔

Water water every where but not a drop to drink.

صحرائے شب میں ملے مجھ کو راہنما بہت
ہر ایک کے ہاتھ میں دیا تھا مگر بجھا ہوا

اسلامی شریعت کا چونکہ دعویٰ ہے کہ یہ کامل اور مکمل ہے اور یہ اپنے اندر گذشتہ الہامی کتب کی احسن الحدیث رکھتی ہے اور ان کا مغز ولب لباب ہے اس لئے اسلامی شریعت نہ صرف گناہ سے روکتی ہے بلکہ جو باتیں گناہ کا محرک وباعث ہوسکتی ہیں اولاً اُن کا سدباب کرتی ہے۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

یہ امر مسلم ہے کہ نومولود فوراً بعد ولادت اپنے ماحول سے متاثر ہونا شروع ہوجاتا ہے اس لئے مسلم نوازائد کے کان میں سب سے پہلے اذان دی جاتی ہے تاکہ وہ نیک اثر لے۔ پھر جب وہ دس سال کا ہوجاتا ہے تو اس کا بستر الگ کردیا جاتا ہے تاکہ اس کا ذہن ودل منفی خیالات وجذبات سے منزّہ ومصفّی رہے۔ اور اس کے اعضاء کو اعتدال اور قابو میں رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ پابندی وقید لگائی ہے کہ

اِنَّ السَّمْعَ والبَصَرَ والفؤاد كل اُولئِکَ كانَ عنهُ مسئولًا. (بنی اسرائیل: 37)

یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور قیامت کے دن اعضاء اقبال جرم کرینگے۔ جیسا کہ قرآن میں آتا ہے:

اَلْيومَ نَختِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِم وَ تُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِم وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (یٰس : 20)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا اس میں غالب کے اس شاعرانہ تخیل کا بھی جواب آ گیا کہ

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

قرآن مجید گناہ کے قریب پھٹکنے سے منع کرتے ہوئے آدم اور ان کی زوجہ کی حکایت کو یوں بیان کرتا ہے۔

وقلنا یاٰدم اسکُن انتَ وَزوجُکَ الجنّۃَ وکُلا منہا رَغدًا حیثُ شِئتُما ولا تقربا ھٰذِہِ الشَّجرۃَ فتکونا من الظّٰلمِین. (البقرہ:36)

اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو اور تم دونوں اس میں جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ مگر اس مخصوص درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

اس آیت میں آدم کو پھل کھانے سے منع ہی نہیں بلکہ درخت کے قریب جانے سے بھی روکا گیا ہے اگرچہ اصل مقصد پھل نہ کھانا ہی تھا۔ حکیم خدا نے حکیمانہ راہ بتاتے ہوئے آدم کو اس گناہ کے ارتکاب سے بچنے کا طریقہ سمجھایا تھا لیکن وہ بباعث اپنے ضعف ونسیان اور شیطان کے بہکاوے کے مائل بگناہ ہوا۔

نہ بھول اے ابن آدم اپنے دادا کی حکایت کو
نکالا تھا اسے شیطان نے دھوکہ سے جنت سے

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلا تقربو الزنی انّہٗ کانَ فاحشَۃً وساءَ سَبِیْلا. (بنی اسرائیل 33)

اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا راستہ ہے۔

اس آیت میں ایسی راہوں اور طریقوں اور ایسے اسباب وعوامل سے بُعد اختیار کرنے کی تعلیم ہے جن سے یہ فعل قبیح وشنیع وقوع میں آنے کا احتمال ہوتا ہے۔ جو زنا کا مرتکب ہوتا ہے وہ حدود کو توڑتا ہے اللہ کی حمیت وغیرت کو للکارتا ہے اور بے حیائی کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے۔

اس لئے اس کے عوامل ومحرکات اور بادی النظر میں ہلکے اور خفیف دکھنے والے طریقوں اور راستوں سے بھی شریعت اسلامی منع فرماتی ہے کیونکہ یہی بظاہر لاشئی محض باتیں آہستہ آہستہ انسان کو اس برے کام کی طرف رغبت دلا کر اس سے یہ فعل سرزد کرواتی ہیں۔ ان بواعث میں غض بصر سے کام نہ لینا پردہ ملحوظ نہ رکھنا وغیرہ شامل ہیں۔ جو آزادانہ اپنی نگاہیں دوڑاتا رہتا ہے تو اغلب ہے کہ وہ بدظنی اور تجسس کا شکار ہو جن سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

وَاجْتَنِبُو کثیراً مِنَ الظّن اِنَّ بعضَ الظّنِ اِثمٌ وَلا تَجَسَّسُوا. (الحجرت آیت ۳۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو۔

بدظنی اور تجسس کے بعد اس کو پھر اکثر بدیاں ہی بدیاں نظر آئیں گی۔ کیونکہ اپنے گریبان میں جھانکنے کے بجائے وہ دوسروں پر نظر سجائے بیٹھا ہے۔ ایسے لوگوں کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یُبْصِرُ اَحَدُکُمْ الْقَذَاۃَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَ یَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہِ (الترغیب والترھیب بحوالہ ابن حیان فی صحیح)

اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے
(حضرت مسیح موعودؑ)

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا
(بہادر شاہ ظفر)

انسان کا نفس امارہ جو بدیوں کا بہت حکم دینے والا ہے اور انسان کی وہ

طبعی حالت جوشہوت کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہوسکتا یہی ہے کہ اس کے جذباتِ شہوت محل وموقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں ان جذباتِ شہوانیت کی تعدیل وتہذیب اور نفس امارہ کو رام کرنے کے لئے اسلام کی جو بنیادی تعلیم ہے وہ چند آیتوں کی رو سے پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلْ لِلْمُومِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوجَھُمْ ذٰلک ازْکٰی لَھُمْ. اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْن.

اور مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

ان آیات میں مسلم مرد وزن کو نامحرموں پر نظر ڈالنے ان کے قصے سننے ان کی آوازیں سننے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ گناہ کی دعوت دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں:

’’اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر اُمید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے۔ اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آوے جس سے یہ خطرات جنبش کر سکیں.... اور ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے۔‘‘

اس اقتباس میں حضرت مسیح موعودؑ نے دل کی صفائی کے لئے غض بصر سے کام لینے پر زور دیا ہے کیونکہ دل خیالات وجذبات کا مرکز ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے منظور کلام میں فرماتے ہیں۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

نیکی کی جڑ تقویٰ یعنی دل کی صفائی ہے کیونکہ تقویٰ کی جڑ واصل دل ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

التقویٰ ھٰھُنَا التّقوی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ.

تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ (مسلم باب تحریم الظن)

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
(درثمین)

تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفسِ وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو
(کلام محمود)

اسلام تجرد کی زندگی کو سخت ناپسند کرتا ہے اور طبعی حوائج اور جبلی ضروریات کو کلیۃً نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ جنسی جبلّت کو حدود اللہ کا پابند کرنے کے لئے نکاح کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور خوجے بننے اور رہبانیت سے منع کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

لَا رَھبَا نِیَّۃَ فِیْ الْاِسْلَام. اسلام میں رہبانیت بالکل نہیں ہے۔

شادی حصول عفت اور غض بصر کا بہترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں آیا ہے۔

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ. (ابوداؤد جلد اوّل صفحہ ۲۷۹)

تم میں سے جو شادی کی توفیق رکھتا ہے اسے چاہئے کہ شادی کرے کیونکہ شادی نظر نیچی رکھنے اور پاک دامنی کا بہترین ذریعہ ہے اور شادی کے طرز عمل کے متعلق حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے ’’سیرت مسیح موعودؑ‘‘ میں ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں کی شادی کے متعلق طرزعمل‘‘ کے عنوان سے لکھا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طرز عمل سے یہ پایا جاتا ہے کہ آپ حالات زمانہ کو مدنظر رکھ کر یہ پسند فرماتے تھے کہ بچوں کی شادی بدوِشباب سے

کچھ پہلے ہو جاوے تا کہ جب وہ زمانہ بلوغت میں قدم رکھیں اور ان کی زندگی میں ایک تغیر کا دور شروع ہو وہ اپنی رفیقہ زندگی اور مونس کو موجود پائیں۔ چنانچہ آپؐ نے تمام بچوں کی شادیاں چھوٹی عمر ہی میں کر دی تھی گو ان کے رخصتانہ زمانہ بلوغت میں ہوئے حضرت ام المومنین کی روایت سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس طرز عمل کے متعلق حضور کا منشاء صاف کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب نے تم بچوں کی شادیاں تو چھوٹی عمر میں کر دی تھیں مگر ان کا منشاء یہ تھا کہ زیادہ اختلاط نہ ہو تا کہ نشوونما میں کسی قسم کا نقص نہ ہو۔'' (سیرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۸۳)

نظر بے اختیار کا ضمناً ذکر انسب و اجدر رہے گا۔

حضرت جریرؓ سے مروی ہے میں نے حضورؐ سے نادانستہ اچانک کسی (غیر محرم پر) نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔

عربی کا ایک محاورہ اس معاملہ میں کچھ یوں رہنمائی کرتا ہے۔

النّظرۃ الاولی لک و الثانیہ علیک

نظر اوّل تو تیرے حق میں ہے لیکن نظر کا اعادہ کرنا تیرے مخالف ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے ''حیات قدسی'' میں اپنا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا ہے۔

''ایسا ہی حضور اقدس کے عہد مبارک میں جب میں ابھی نیا نیا احمدی ہوا تھا میرا گذر ایک شہر سے ہوا تو اچانک میری نظر ایک اونچے مکان پر پڑی۔ جہاں ایک خوبصورت عورت بال بکھیرے ہوئے کھڑی تھی۔ مرے دل میں اس کو دوبارہ دیکھنے کی ہوس پیدا ہوئی تو رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دو فرشتے اپنے پاس کھڑے ہوئے دیکھے جن میں سے ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ سے مخاطب کرتے ہوئے میری نسبت یہ کہتا ہے کہ یہ شخص دیانت و امانت میں تو بہت ہی اچھا ہے بشرطیکہ اس کی نظر نظرۃ الاولی سے تجاوز کر کے علیک الثانی تک نہ پہنچے۔ اس کشفی تادیب و تنبیہ سے مجھے محض افاضہ احمدیت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ایک مفید سبق مل گیا۔ الحمدللہ علی ذلک۔'' (حیات قدسی حصہ دوم صفحہ 39)

پھر راہِ گناہ کا سد باب کرتے ہوئے اسلام نے آداب بیت سکھائے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا جو گھر میں جھانکے کنکر مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو۔ اور قرآن کریم میں آتا ہے۔

یٰـایھا الذین اٰمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیر بُیُوتِکُم. حتّٰی تَسْتَا نِسُوا وَتُسَلِّمُوعَلٰی اَھْلِھَا ذٰلِکم خیر لکُم لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ. (النور 28)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

اس آیت میں اذن و سلام کے ساتھ دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے کا حکم ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے گھر کی عورتوں پر جو گھر میں پردہ کی پابند نہیں ہیں بے دھڑک بغیر اجازت داخل ہونے والے کی نظر پڑے اور اس کے خیالات میلے اور میلے ہو جائیں۔

پھر تین اوقات میں ان افراد خانہ کو خوابگاہوں میں اجازت لینے کا حکم ہے جن کو عام حالات و اوقات میں اجازت مانگنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰاَیھا الـذین اٰمَنُو لیسْتا ذنکُم الذین مَلَکَتْ اَیمانکُم وَالَّذِیْنَ لَم یَبْـلُغُـوا الْـحُـلـمَ مِـنْکُمْ ثَلٰث مَرّٰتٍ مِن قَبل صلوۃ الفجر وحین تضعون ثیابکُمْ من الظھیرَۃِ وَمِن بَعدِ صَلٰوۃِ العشَاء ثلٰث عَورٰتٍ لکُمْ. (النور 59)

اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو! تم میں سے وہ جو تمہارے زیر نگین ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے، چاہئے کہ وہ تین اوقات میں (تمہاری خوابگاہوں میں داخل ہونے سے پہلے) تم سے اجازت لیا کریں۔ صبح کی نماز سے قبل اور اس وقت جب تم قیلولے کے وقت (زائد) کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین تمہارے پردے کے اوقات ہیں۔

عورتوں کا بھی بالعموم گھروں میں آنا بہت سی قباحتوں کا موجب ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ایک واقعہ سے اس بات کی مزید وضاحت

ہوتی ہے۔آپؓ فرماتے ہیں:

’’میری نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ میری بیوی کی عمر چھوٹی تھی۔ میرے ایک دوست تھے انہوں نے کہا کہ ہماری بیوی تمہاری بیوی سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں۔ میں نے کہا کہ شوق سے وہ آئیں۔ چنانچہ وہ آئی۔ میری بیوی کو دیکھتے ہی ایک بڑا ٹھنڈا سانس بھرا اور کہا کہ ہائے تیری قسمت پھوٹ گئی تو تو ابھی بچی ہے اور تیرے ماں باپ اور بھائیوں نے مولوی صاحب کے ساتھ تیری شادی کردی جو تیرے باپ کے ہم عمر ہیں۔ میں نے تو اپنی بیٹی کی شادی ایک نہایت خوبصورت اور جوان شخص کے ساتھ کی ہے۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ یہ کون عورت ہے؟ میں نے کہا کہ ہمارے ایک دوست کی بیوی ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ یہ مجھ سے ایسا ایسا کہتی ہے اور اس کی سب باتیں اس کے سامنے ہی نقل کردی۔ مجھ کو کچھ کہنے کی بھی نوبت نہیں پہنچی۔ اس کی لڑکی کی جس شخص کے ساتھ شادی ہوئی تھی یعنی اس کا داماد تپ دق سے جلد مر گیا۔ پھر دوسرے کے ساتھ شادی کی۔ چند روز کے بعد قریباً ایک ہزار روپیہ دے کر اس سے طلاق حاصل کی۔ اب بھی وہ لڑکی موجود ہے۔ قرآن کریم میں اس واسطے علی العموم عورتوں کو گھروں میں آنے سے روکا گیا ہے۔‘‘

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین)

جیسا کہ مضمون میں پہلے بھی یہ بات مذکور ہو چکی ہے کہ انسان کے منفی جذبات موقع و محل پا کر جوش مارنے لگتے ہیں اس لئے ایسے مواقع کی نوبت ہی نہیں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ (الاحزاب 54)

اور اگر تم ان (ازواج نبی) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے مانگا کرو۔ یہ تمہارے لئے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ (طرزِ عمل) ہے۔

اور ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ (الاحزاب 33)

اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس بات لجا کر نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا۔

آنحضرتؐ جو موقع شناس اور انسانی فطرت کی کمزوریوں سے باخبر تھے ہر اس بات کی اصلاح اور وضاحت فرماتے تھے جس سے گناہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا تھا۔

ایک دفعہ آپؐ اعتکاف میں تھے کہ ام المومنین حضرت صفیہؓ آپ سے ملنے آئیں۔ گفتگو لمبی ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا آپؐ ان کو گھر چھوڑنے کے لئے ساتھ ہو لئے۔ راستے میں دو انصار ملے انہوں نے جب آپؐ کو دیکھا تو جلدی سے گذرنے لگے لیکن آپؐ نے ان کو روکا اور فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپؐ پر بدظنی کس طرح کر سکتے ہیں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے ؎

بازار مصر میں چل یوسف کا سامنا کر
کھوٹے کھرے کا تمیز کھل جائے گا چلن میں

جیسے کہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ انسان کو اس طرح کے حالات میں مبتلا کر کے اس کا امتحان نہیں لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دور کا واقعہ ہے کہ ایک شخص قادیان آیا اس نے وضو کرتے وقت حجرہ کے پاس دری کے نیچے گھڑی اور پیسے رکھ دیئے اور خود نماز پڑھنے لگا۔ جب نماز سے فارغ ہوا تو سامان غائب۔ معاملہ حضرت مسیح موعودؑ تک پہنچ گیا تو آپؑ نے فرمایا اس شخص نے تین گناہوں کا ارتکاب کیا ایک تو نقصان ہوا، دوسرا اپنے مال کی حفاظت نہ کر سکا اور تیسرا یہ کہ چور کو چوری کرنے پر آمادہ کیا۔

پس خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و امتنان ہے کہ اُس نے اسلام جیسا کامل دین ہمیں عطا کیا جو نہ صرف ہمیں گناہ سے روکتا ہے بلکہ اس کے اسباب اور راستوں سے بھی روکتا ہے۔ آخر پر خاتمہ بالخیر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ

السلام کے ان لطیف اور پُر معارف نکات سے اپنے کلمات کو ختم کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں:

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔اور یہ نعمت اور یہ ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔''

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیوں کر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے

جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء صدر صاحبان و مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔کہ یکم اگست 2009ء سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم صوبائی امراء مبلغین کرام کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

شرائط داخلہ (۱) درخواست دہند واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔(۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳)۔ تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔(۴)۔قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵)۔ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔امیدوار کا غیر شادی شادہ ہونا ضروری ہے۔(۷)۔امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی دینی و اخلاقی حالت تسلی بخش ہے۔درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو Stamp Size 30 جون 2009ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں۔داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆......تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆......قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆......امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆......یہ کورس چار سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر مستقل گریڈ میں ہوگا۔

نصاب: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو۔ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو اسلامیات، نماز، تاریخ احمدیت، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن مجید ناظرہ۔

خط و کتابت کیلئے پتہ

Principal, Jamiatul Mubashreen
Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt: Gurdaspur (Punjab)
Contact: 941795166, (O) 01872-222474

ملکی رپورٹیں

عثمان آباد (ازعبدالقیوم ناصر): مورخہ 23/مارچ 2009ء بعد نماز ظہر وعصر بمقام مسجد احمدیہ عثمان آباد زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم کے بعد سیرت آنحضرتؐ کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی مکمل ہوئی۔

کلکتہ (ازمولوی مقصود احمد بھٹی): مورخہ 15 مارچ بمقام احمدیہ مسجد کلکتہ زیر صدارت نائب امیر صاحب کلکتہ جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا ہے۔ اس جلسہ میں سیرت آنحضرتؐ کے موضوع پر تین خطابات ہوئے جو کہ مکرم ایاز احمد بھٹی، مکرم ناصر احمد خان اور خاکسار مقصود احمد بھٹی نے پیش کئے۔ جلسہ کی کارروائی صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ مکمل ہوئی۔ بعد جلسہ شرکاء جلسہ کے درمیان شیرینی تقسیم کی گئی۔ اسی طرح جلسہ سیرۃ النبی کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام نماز تہجد باجماعت اور نماز فجر و درس کے بعد ایک پُر جوش وقار عمل بمقام احاطہ مسجد احمدیہ کلکتہ کیا گیا۔ مورخہ 29/مارچ بروز اتوار بمقام مسجد احمدیہ کلکتہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم امیر صاحب کلکتہ نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر تین خطابات پیش کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی تمام برکات سے سب شرکاء جلسہ کو فیضیاب فرمائے۔

پالاکرتی (ازمرزا انعام الکبیر صاحب) مورخہ 10 مارچ بمقام پالاکرتی جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت محترم نورالدین صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت نظم کے بعد سیرت آنحضرتؐ کے مختلف موضوعات پر خطابات پیش کئے گئے اور جلسہ کے بعد مقامی شفاخانوں میں داخل مریضوں کے درمیان پھل تقسیم کئے گئے۔ اللہ جلسہ کی تمام برکات سے فیضیاب فرمائے۔

بھدرک: (ازمحمد معراج علی مبلغ سلسلہ): مورخہ 20/فروری بمقام بھدرک جلسہ یوم المصلح الموعودؓ منعقد کیا گیا۔ اس مبارک دن کے پیش نظر مقامی شفاخانہ میں جملہ مریضوں کے درمیان پھل تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ شرکاء جلسہ کو جلسہ کی تمام برکات سے فیضیاب فرمائے۔

(ازمربی سلسلہ بھدرک): مورخہ 10/مارچ بمقام مسجد احمدیہ بھدرک جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ سیرت آنحضرتؐ کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔

محبوب نگر آندھرا (ازشریف خان سرکل انچارج): مورخہ 15/مارچ بمقام محبوب نگر، 10/مارچ بمقام چنتہ کنٹہ، 9/مارچ بمقام جڑچرلہ، 10/مارچ بمقام کریم الدولہ جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کئے گئے۔ ان جلسوں میں سیرت النبیؐ کے مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ نے خطابات پیش فرمائے۔ اللہ تعالیٰ شرکاء جلسہ کو جلسہ کی تمام برکات سے فیضیاب فرمائے۔

نظام آباد آندھرا (ازمحمد اقبال کنڈوری): مورخہ 15/مارچ بمقام رہائش گاہ عرفان اللہ صاحب کاماریڈی جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت نظم کے بعد معلمین کرام نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر خطابات پیش کئے۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی مکمل ہوئی۔

جھارکھنڈ (ازنیک محمد صوبائی قائد): مورخہ 20/فروری بمقام جمشید پور جلسہ یوم المصلح الموعود منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکمل جمیل احمد صدر جماعت نے کی۔ تلاوت نظم کے بعد سیرت المصلح الموعودؓ کے مختلف موضوعات پر تین خطابات پیش کئے گئے۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسے کی کارروائی مکمل ہوئی۔

ویسٹ گوداوری آندھرا (ازایچ ناصرالدین مبلغ سلسلہ): بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے سرکل میں دس جماعتوں میں سیرۃ النبیؐ اور یوم مسیح موعودؑ کے جلسے منعقد کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سب جماعت کو جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔ ان جماعتوں کے اسماء بغرض دُعا درج ذیل ہیں:

مارکونڈی پاڑوہ، Laxmi N.D، Chityala، Venktai Adda، Adamilly، Pattiseema، Tedlem، Palam Road، ReddyGudem، Kovvrpad۔ جلسوں میں سیرت

کے موضوعات پر علماء سلسلہ نے روشنی ڈالی۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اڈہ روڈ آندھرا (ایم مقبول مبلغ سلسلہ): مورخہ 21/مارچ بمقام مسجد نور زیر صدارت محترم زعیم انصاراللہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار ایم مقبول اور مکرم ایچ ناصر اللہ صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی مکمل ہوئی۔

تامل ناڈو ساؤتھ زون (از ایچ شمس الدین مبلغ سلسلہ): مخالفین احمدیت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر اعتراضات پیش کر کے عوام الناس کو جماعت کے خلاف بھڑکانے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی تھی پر جماعت احمدیہ میلو پالم نے چھ پمفلٹ مختلف موضوعات پر شائع کر کے شہر کے طول وارض میں عوام کے درمیان بکثرت تقسیم کئے۔جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا پیغام کئی لوگوں تک پہنچا۔

ریشی نگر (از فاروق احمد گنائی سیکریٹری عمومی): ماہ اپریل میں مجلس عاملہ کی تین میٹنگیں منعقد ہوئیں۔چار وقار عمل ہوئے جن میں اطفال کی حاضری 200 رہی۔اس کے علاوہ دو مشترکہ وقار عمل بھی ہوئے۔ایک پکنک کیا گیا جس میں کلوجمیعاً کا پروگرام بھی منعقد ہوا۔دینی نصاب کا مقرر شدہ نصاب پڑھایا گیا۔ہفتہ اطفال کا پروگرام بھی منعقد ہوا۔نیز دو تربیتی اجلاسات بھی منعقد ئے۔

نندیال کرنول (از محمد مصطفےٰ کنڈوری معلم سلسلہ): مورخہ ۲۴ اپریل کو ناصرات کا تربیتی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔

مورخہ ۲۵ اپریل کو بعد نماز عصر خاکسار کی صدارت میں ہی اطفال کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔اس جلسہ میں خاکسار نے نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

دھیری ریلوٹ (از الطاف حسین مبلغ سلسلہ): مورخہ ۲۴،۲۵ اپریل کوراجوری زون میں محترم امیر صاحب زون ھذا کی نگرانی میں دو روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کے سلسلہ میں چارکوٹ اور دھری ریلوٹ کے خدام نے خصوصی تعاون کیا۔اس موقعہ پر مرکز سے مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم بھی اس پرگرام میں شریک ہوئے اور مختلف موضوعات پر خطابات وتقاریر کر کے احباب جماعت کو مفید معلومات بہم پہنچائیں۔

جڑ چرلہ (میر احمد اشتیاق): مورخہ ۱۳ تا ۱۹ اپریل ہفتہ مال منعقد کیا گیا۔افتتاحی پرگرام مکرم سید فراز احمد مربی اطفال کی زیر صدارت منعقد ہوا۔جس میں مولوی عبدالمناف معلم سلسلہ نے ہفتہ مال کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔مورخہ ۱۴ اپریل کو بعد نمازِ مغرب وعشا زیر صدارت مکرم محمد ذاکر صاحب قائد مجلس تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔اس جلسہ میں ۲۶ افراد نے شرکت کی۔مورخہ ۱۵ اپریل کو مکرم محمد ذاکر صاحب کی ہی صدارت میں جلسہ برائے عظمت قُرآن منعقد ہوا۔اس جلسہ میں ۳۱ افراد نے شرکت کی۔مورخہ ۱۶ اپریل کو اجتماعی وقار عمل کیا گیا جس میں تمام اطفال شامل ہوئے۔ مورخہ ۱۷ اپریل کو اطفال کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔مورخہ ۱۸ اپریل مکرم سعادت احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ برائے قیام صلوٰۃ منعقد کیا گیا۔اس جلسہ میں ۳۰ خدام، اطفال اور انصار شامل ہوئے۔اختتامی اجلاس وجلسہ یوم والدین مورخہ ۱۹ اپریل کو منعقد کیا گیا۔جس میں تقریباً ۵۰ افراد نے شرکت کی۔

رپورٹ فری آئی کیمپ
زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

(رپورٹ ایم ابوبکر صدر آئی کیمپ کمیٹی)

آج مورخہ 29/مارچ 2009ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام بمقام نور ہسپتال فری آئی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔محض اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے یہ کیمپ نہایت ہی کامیاب رہا۔الحمد للہ علیٰ ذلک۔اس کیمپ کے سلسلہ میں دو روز قبل قادیان کے قرب وجوار میں اشتہارات تقسیم کئے گئے تھے۔ نیز چالیس پچاس دیہاتوں میں گاڑی کے ذریعہ لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کراوایا گیا۔ افتتاحی تقریب صبح ٹھیک 10:30 بجے محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نمائندہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

جناب راہول چھابا صاحب Sub Divisional Magistrate بٹالہ بطور

مہمان خصوصی تشریف لائے۔اسی طرح اس موقعہ پر نائب ناظر صاحبان، مقامی ڈاکٹر صاحبان اور دیگر شہر کے معززین واخباری نمائندگان بھی تشریف لائے۔اس فری آئی کیمپ میں جناب گوروتیج پال رندھاوا MBBS MS ماہر چشم نے اپنی ٹیم کے ساتھ خدمات پیش کیں۔اس آئی کیمپ کی یہ بھی ایک خصوصیت تھی کہ اس کے ساتھ ہی نور ہسپتال میں Eye Block کا بھی افتتاح ہوا۔اب ان شاءاللہ آئندہ نور ہسپتال میں ہی ماہر چشم آنکھ سے متعلق بیماریوں کا علاج کریں گے۔افتتاحی تقریب میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے آئی کیمپ کے انعقاد کا تعارف کرایا۔محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں جماعتی خدمات کو سراہا۔محترم ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنے خطاب میں مریضوں کو قیمتی نصائح اور مفید مشورے دئے۔

افتتاحی تقریب کے معاًبعد ڈاکٹر صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ فرمایا۔اس فری آئی کیمپ کے ذریعہ 340 مریضوں کا معائنہ ہوا اور ڈاکٹر صاحبان کے Prescribtions کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے مناسب ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔67 مریضوں کے لئے آپریشن تجویز کیا گیا۔قادیان سے دور دراز دیہاتوں سے تعلق رکھنے والے مریضوں کے آپریشن مورخہ 5/اپریل بروز اتوار اور قادیان وملحقہ دیہاتوں کے مریضوں کے آپریشن مورخہ 12/اپریل بروز اتوار نور ہسپتال قادیان میں کرائے گئے۔جملہ مریضوں کے لئے ہسپتال میں ہی کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس فری آئی کیمپ کے دوررس و نیک نتائج ظاہر فرمائے اور جملہ مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ڈاکٹر صاحبان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین

صد فی صد وصولی چندہ تحریک جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ مبارک ہی سے یہ طریق رائج ہے کہ مخلصین جماعت حتی المقدور ہر سال اپنے وعدہ جات تحریک جدید کی ۱۵ رمضان المبارک تک مکمل ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔امسال چونکہ رمضان کا مقدس مہینہ ۲۳ اگست کو شروع ہو رہا ہے اس لئے سالِ رواں کے وعدہ جات کی صدفی صد ادائیگی کے لئے اب صرف چند ماہ باقی رہ گئے ہیں۔آپ کے زون کی جماعتوں کے مجموعی وعدوں کے بالمقابل ہونے والی وصولی کی تفصیل بھجوائی جارہی ہے۔جملہ صوبائی وزونل امراء کرام، صدر صاحبان جماعت، زونل ومقامی سیکریٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ مرسلہ پوزیشن کو مدنظر رکھ کر مخلصین جماعت سے ان وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں ابھی سے پرزور اور مؤثر کوششیں شروع کر دیں تا کہ ان کی جماعتوں کا نام بھی صدفی صد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور کرے اور تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔آمین۔(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

تصحیح

مئی کے شمارہ میں محترم راجہ ظفر اللہ صاحب سابق انسپکٹر مشکوٰۃ کی وفات کی خبر میں موصوف کی تاریخِ وفات غلطی سے 15 اپریل 2009ء کی بجائے 15 اپریل 2008ء چھپ گئی ہے۔قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کے مطابق تصحیح کرلیں۔ادارہ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہے۔(ادارہ)

NAVNEET
JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S
SATISFACTION IS
OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah"
rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.
SARA FOOT WEAR
WHOLESAE & RETAIL
A complete family Showroom
Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال

سوالات شمارہ ھذا

سوال 1: ”قرآن“ کے کیا معنی ہیں؟

....

سوال 2: قرآن میں موجود سائنسی حقائق میں سے کوئی ایک بتائیں۔

....

سوال 3: کسی مفسر قرآن کا نام لکھیں۔

....

سوال 4: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ کے کیا معنی ہیں؟

....

سوال 5: قرآن مجید کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی ایک شعر لکھیں۔

....

سوال 6: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قرآن مجید کی جو تفسیر لکھی ہے اُسکا نام کیا ہے؟..

سوال 7: قاعدہ یسرنا القرآن کس نے لکھا ہے؟

....

سوال 8: ہندوستان کے موجودہ وزیر اعظم کا نام کیا ہے؟

....

سوال 9: IPL ٹورنامنٹ کس نے جیتا؟

....

سوال 10: Ph.D کے کیا معنی ہیں؟

....

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Ph.: 2769809

MBC **Mustafa** BOOK COMPANY

(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)

Fort Road, Kannur - 1

KANNUR CITY CENTRE

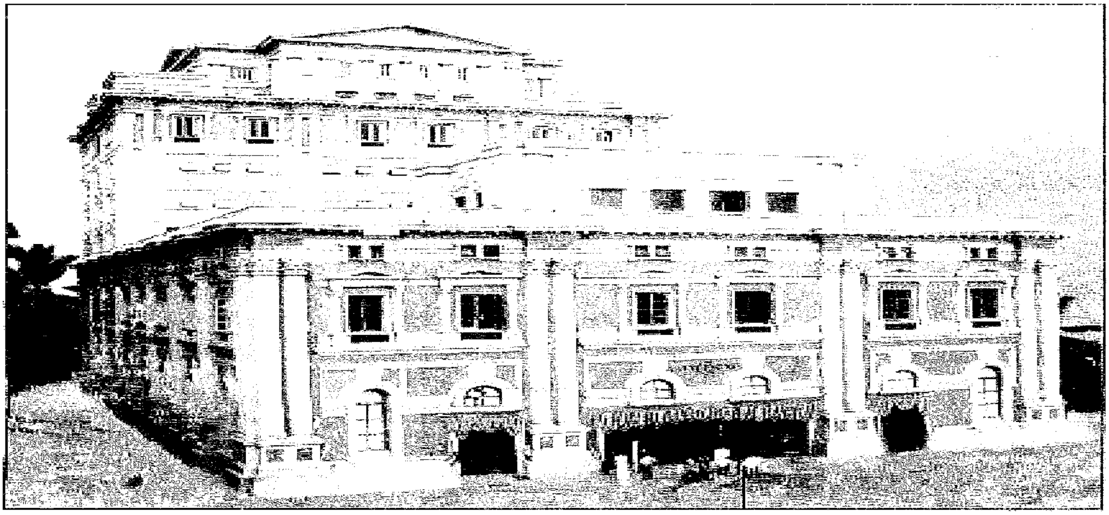

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

Mansoor ✆9341965930 | Love for All Hatred For None | Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر: 18415 میں حافظ علاؤالدین ولد محمد اللہ رکھا قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن بارسولہ ڈاکخانہ سلطان پور ضلع بربھوم صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری ذاتی زمین تین کٹھہ ہے جسکی موجودہ قیمت 150000 روپے ہے یہ زمین میں نے مکان بنانے کے لئے خریدی ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: حافظ علاؤالدین گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18416 میں عبدالرحمٰن ولد شیخ الحاج مولوی ابوعبداللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن ملیہاٹی کاندرا ڈاکخانہ ملیہاٹی پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔دو بیگہ زمین جسکی موجودہ مالیت 100000 روپے ہے۔ایک رہائشی مکان 11 ڈسمل قیمت 150000۔تالاب قیمت 20000۔زمین اور تالاب سے سالانہ آمد 2500 روپے ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: عبدالرحمٰن گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18417 میں محمد نور حسین ولد محمد مظاہر حسین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکنا وجونیہ ڈاکخانہ ماوجونیہ پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میرا ذاتی مکان 1.5 کٹھہ پر ہے زمین اور مکان کی قیمت اندازاً 30000 روپے ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/2700 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد نور حسین گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18418 میں رضاء الشیخ ولد ایضاء الشیخ قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری منقولی اور غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/3003 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: رضاء الشیخ گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18419 میں محمد مرسلین ولد عماد الدین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن تبدار پاڑا ڈاکخانہ 5 گرام ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔دمیری ذاتی دو بیگہ زمین ہے جسکی موجودہ مالیت 55000 روپے ہے اس کے علاوہ 3 کٹھہ زمین مکان کے لئے خریدی ہے جسکی قیمت 45000 روپے ہے۔کھیتی کی زمین سے سالانہ 1000 روپے آمد ہوتی ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ

تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد مرسلین گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18420 میں محمد نجم عالم ولد محمد مخلوب علی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن چر دیبائی پور ڈاکخانہ دیبائی پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری منقولی وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/ 3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد نجم عالم گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18421 میں محمد ربیع الاسلام ولد شیخ عبدالقادر قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن گوند پور ڈاکخانہ گوند پور ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ صوبہ۔۔۔۔ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری منقولی وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔والدین حیات ہیں۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/ 3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: ربیع الاسلام گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18422 میں محمد شیخ صاحب جان ولد شیخ انصار قوم احمدی مسلم پیشہ کارپنٹر عمر 27 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکھون ڈونگہ ڈاکخانہ بھوگل پور ضلع بانکوڑا ساؤتھ صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری منقولی وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/ 1500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: شیخ صاحب جان گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18423 میں شیخ ذاکر حسین ولد شیخ جنسب علی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن کھون ڈانگہ ڈاکخانہ بھگل پور ضلع بانکوڑ صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میرے والدین حیات ہیں اُن کی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔البتہ میری ذاتی زمین ۴ بیگہ اور گیارہ کٹھہ ہے۔چار بیگہ زمین پر اینٹ کا بھٹہ ہے جس سے اندازاً پچاس ہزار روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔گیارہ کٹھہ زمین سفید ہے جس سے فی الحال کوئی آمد نہیں ہے۔کل زمین کی موجودہ مالیت 5,00,000 روپے ہے۔میرا گذارہ آمداز تجارت سالانہ -/ 50,000 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: شیخ ذاکر حسین گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18424 میں امجد علی ولد سنور علی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن نرز پور ڈاکخانہ رائے پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری ذاتی زمین 6.5 کٹھہ ہے۔یہ زمین میں نے 18000 روپے میں خرید کی ہے تا مکان تعمیر کرسکوں۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/ 3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: امجد علی گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18425 میں محمد انیس الرحمن ولد عبدالقدوس قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن کوکھوڑ ڈاکخانہ ڈیہا ضلع برھوم صوبہ بنگال بقائمی و

ہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری زراعتی زمین ساڑھے چار بیگہ ہے جس کی موجودہ مالیت 225000 روپے ہے اس میں سے ایک کٹھہ زمین پر پختہ مکان تعمیر کیا ہے اس مکان کی ملکیت میں میری بیوی بھی شامل ہے میرے حصہ کی قیمت اندازاً 50000 روپے ہے۔میری زراعتی زمین دے سالانہ 6500 روپے آمد ہوتی ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد انیس الرحمٰن گواہ: محمد سیف الدین

وصیت نمبر: 18426 میں شہید اللہ شیخ ولد منظر شیخ قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن بھوگل دیگی ڈاکخانہ وزیر پور ضلع برھوم صوبہ بنگال بقائمی و ہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔میری ایک بیگہ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت 50000 روپے ہے نیز ایک کٹھہ زمین میں کچا مکان ہے جسکی مالیت 50000 روپے ہے۔زمین سے اندازاً 5000 روپے آمد ہوتی ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: شہید اللہ شیخ گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18427 میں مہرالدین شیخ ولد ادریس شیخ مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن ساجاپور ڈاکخانہ راداگاکنت پور ضلع ندیا صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مجھے موروثی جائیداد میں سے 18 کٹھہ زمین ملی ہے جسکی موجودہ مالیت اندازاً 50000 روپے ہے۔اس سے سالانہ 2500 روپے آمد ہوتی ہے۔اس کے علاوہ پانچ کٹھہ زمین پر مکان ہے جس کی موجودہ قیمت 75000 روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 3106 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: مہرالدین شیخ گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18428 میں محمد تجمل حسین ولد محمد اسرائیل مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن بتھانیہ ڈاکخانہ ساسیلو ضلع بانکوڑہ صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک زمین موجودہ مالیت 80000 روپے۔اس زمین سے مجھے سالانہ 4000 روپے آمد ہوتی ہے۔ایک بیگہ زمین آبائی ہے مالیت 60000 روپے۔ایک مکان آبائی ہے موجودہ قیمت 100000 روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 3400 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد تجمل حسین گواہ: شیخ نذرالاسلام

وصیت نمبر: 18429 میں ڈاکٹر محمد یوسف مرزا ولد مرزا عبدالستار قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کھجور ہاٹی ڈاکخانہ اونواری ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔میری غیر منقولہ جائیداد میں 1.5 کٹھہ زمین ہے جو میں نے مکان کے لئے خریدی ہے جسکی موجودہ مالیت 60000 روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: ڈاکٹر محمد یوسف گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18430 میں زین العابدین ولد سلطان میاں قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن اوز کرم گوال پوتا ڈاکخانہ سامنت پاڑا ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔والدین حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 900 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: زین العابدین گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18431 میں محمد شوکت علی ولد عبدالرؤف منڈل مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن حمیر پور ڈاکخانہ کھنڈا گوش ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری ذاتی زمین نصف کٹھہ ہے جس کی موجودہ مالیت 15000 روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 919 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد شوکت علی گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18432 میں شیخ نذرالاسلام ولد شیخ رمضان قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن جے نگر ڈاکخانہ کرینسڈ ضلع بانکوڑا صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 3362 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: شیخ نذرالاسلام گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18433 میں افروز عالم ولد محمد یونس مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھروں ڈاکخانہ ماتھروں ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری 2.5 کٹھہ زمین ہے جسکی موجودہ مالیت 250000 روپے ہے۔یہ زمین بالکل سفید ہے جس سے کوئی آمد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 3326 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: افروز عالم گواہ: محمد تجمل حسین

وصیت نمبر: 18434 میں وجاہت احمد طاہر ولد سعادت احمد جاوید قوم احمدی مسلم طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-01-31 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔والدین حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/ 500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: وجاہت احمد گواہ: محمد مصلح الدین سعدی

وصیت نمبر: 18435 میں ریاض احمد ولد فیروز خان قوم احمدی مسلم طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔والدین حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد از جیب

خرچ 3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: ریاض احمد گواہ: ایم۔ ابوبکر

وصیت نمبر: 18436 میں رمزیہ نواز زوجہ قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-22 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی کان کی بالیاں تین جوڑی 3.760 گرام قیمت 3250 روپے۔ کڑے دو عدد وزن 16.666 گرام قیمت 17326 روپے۔ انگوٹھی چار عدد 7 گرام قیمت 7850 روپے۔ چین ایک عدد 12.750 گرام قیمت 14250 روپے۔ لوکٹ ایک عدد 2.570 گرام قیمت 2610 روپے۔ کل قیمت 45286 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جے ایچ نواز العبد: رمزیہ نواز گواہ: ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر: 18437 میں ایم۔ اے۔ رشید ولد ایم۔ کے عبدالرحمٰن قوم احمدی مسلم پیشہ لیبر عمر 42 سال تاریخ بیعت 1985ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1.3/4 سینٹ زمین میں ایک مکان سروے نمبر 349/18183۔ موجودہ قیمت 1000000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت -/5000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: ایم۔ اے۔ رشید گواہ: جے ایچ نواز

وصیت نمبر: 18438 میں کے۔ ایس۔ باوا ولد کنجی موید قوم احمدی مسلم پیشہ سوپیر عمر 78 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن۔1 ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ گھر اہلیہ کے نام تھا جو میں تقسیم ہوا۔ خاکسار کو حصہ نہیں ملا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت -/1500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: کے۔ ایس۔ باوا گواہ: جے۔ ایچ۔ ناصر احمد

وصیت نمبر: 18439 میں ڈی۔ ایچ۔ شاہ جہاں ولد اے۔ حسین قوم احمدی مسلم پیشہ وائر مین عمر 32 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن۔1 ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی محمد منزل العبد: ڈی ایچ۔ شاہجہاں گواہ: ڈی۔ اے۔ حسین

وصیت نمبر: 18440 میں اے۔ نصیرہ کریم زوجہ کے۔ بی۔ عبدالکریم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن۔ ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۔ والدین حیات ہیں۔ زیور طلائی کان کی بالی ایک جوڑی 4 گرام قیمت تقریباً -/4200 روپے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی

رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے. گواہ: ٹی۔محمد منزل العبد: اے۔نصیرہ کریم گواہ: کے۔پی۔عبدالکریم

وصیت نمبر: 18441 میں کے۔ایم۔فروز ولد کے۔ایچ۔محمد قوم احمدی مسلم پیشہ وکیل عمر 50 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن کوچن ڈاکخانہ فورٹ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔والدہ حیات ہیں جائیداد ان کے نام پر ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/17000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے. گواہ: ٹی۔محمد منزل العبد: کے۔ایم فروز گواہ: ڈی۔اے حسین

وصیت نمبر: 18442 میں کے۔بی۔کویا ولد کے۔ایم۔باپوٹی قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔2.90 سینٹ زمین میں ایک مکان بقام فورٹ کوچی سروے نمبر 3365/94 قیمت تقریباً مبلغ آٹھ لاکھ روپے۔میرا گذارہ آمد از تجارت -/2000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے. گواہ: ٹی۔محمد منزل العبد: کے۔بی۔کویا گواہ: جے۔ایچ نثار

وصیت نمبر: 18443 میں ڈی۔اے۔حسین ولد عبدالعزیز قوم احمدی مسلم پیشہ لیبر عمر 59 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن فورٹ کوچی ڈاکخانہ کوچن۔1 ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔4.143 سینٹ زمین میں ایک مکان ہے سروے نمبر 660/2 موجودہ قیمت تقریباً آٹھ لاکھ روپے۔فی الحال خاکسار کام کی تلاش میں ہے ملنے پر اس کے مطابق چندہ ادا کریگا۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/1500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے. گواہ: ٹی۔محمد منزل العبد: ڈی۔اے۔حسین گواہ: جے۔ایچ۔ناصر احمد

وصیت نمبر: 18444 میں امۃ النصیر۔سی بنت پی۔عبدالرشید قوم احمدی مسلم طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔سونے کس زیور دو گرام قیمت 2000 ہزار روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے. گواہ: امۃ السلام۔سی العبد: امۃ النصیر۔سی گواہ: پی عبدالبشیر

وصیت نمبر: 18445 میں نجینہ صدیق زوجہ ایم۔کے صدیق احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن آئر اپورم ڈاکخانہ ولین چرنگرا ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر مبلغ دس ہزار روپے وصول شد۔ہار ایک عدد 13 گرام۔کنگن 3 عدد 21 گرام۔انگوٹھی دو عدد 3 گرام۔کان کی بالی 4 گرام۔کل وزن 41 گرام جس کی موجودہ قیمت مبلغ -/48,825 روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے. گواہ: ایم۔کے۔صدیق احمد العبد: نجینہ صدیق گواہ: اے۔عبدالرحمٰن

Another device aimed at breaking up accumulations of property or wealth and securing a wide distribution is the Islamic system of inheritance. While a person is alive and in good health, he may dispose of his property as he may choose, subject to the moral principles of charity and beneficence inculcated by Islam. His power of bequest, however, is strictly limited. He may by Will dispose of no more than a maximum of one-third of his property and may direct its distribution for charity or otherwise through testamentary disposition. The remaining two-thirds or a larger share, after the testamentary dispositions have been satisfied, must be distributed among his heirs in specified shares. Under the Islamic law of inheritance, the number of heirs is apt to be quite numerous. Should a man die leaving him surviving father, mother, widow, sons and daughters, everyone of them would be an heir and would receive a prescribed share in the inheritance. Among the same category of heirs, there is no preference, nor is there any such discrimination as, for instance, the law of primogeniture. Men and women are all heirs, though for the reason to be stated immediately, a woman's share is generally one-half of a man's share in the same degree of heirs. The reason for this is that under the Islamic social and economic systems, the whole responsibility for the maintenance of the family rests upon the father and not upon the mother. Even should it happen, as is sometimes the case, that the mother has a larger income in her own right than the father, the legal responsibility for the maintenance of the family rests upon the father. The mother is under no legal obligation to make any contribution towards the family expenses.

The Islamic system of inheritance thus breaks up wealth in each generation. The object is that a large number should receive a small competence rather than that a single heir, or a small number, should inherit wealth in large quantities. It does not, however, follow that small parcels of land or real estate must be divided between all the heirs. The State is free to make any regulation which would restrict the subdivision of property through inheritance while safeguarding the legal title of each heir to receive his or her share in cash or in some other form.

Islam recognizes individual ownership and private property and gives it full legal protection. It does not `restrict' wealth, but regulates the modes of its acquisition and the purposes to which it must or may be applied.

In other words, it recognizes a certain degree of ownership in the individual. It permits its use and enjoyment within certain limits. It makes ownership a sort of stewardship to be administered and discharged as a trust.

Each one of you is a steward (lit.: a shephard) and is accountable for his charge. (The Prophet SAW)

Islam recognizes and indeed stresses the diversity of talents, skills, initiative, enterprise, etc. And consequently of earnings and rewards and a disparity of wealth and worldly means. (XVI.72) In fact, a certain diversity is part of the purpose of life. Like all other limitations and qualifications Islam seeks to employ this diversity for the purpose of promoting social co-operation on a beneficent basis.

Co-operate with each other in virtue and righteousness and do not co- operate in sin and transgression and fear God. Verily God is severe in chastisement.

It is through such co-operation and not through coveting what others excel in, that healthy progress is to be achieved. (IV.33)

Islam takes note of and encourages the spirit of competition but seeks to divert it into wholly beneficent channels:

Everyone has a goal which dominates him: Vie then, with one another in good deeds. (II.149)

(sourse: alislam.org)

foster the welfare of the community; e.g., the relief of poverty and distress, the provision of public works for the benefit of the community at large, the maintenance of scholars and research workers and those who devote themselves to the service of man, the provision of capital for those who possess useful skills but lack the necessary capital to put them into practice, etc.

The Quran indicates the purposes of the Zakat in:

Take out of their wealth alms so that thou mayest through it purify them and foster their welfare. (IX.103)

The Prophet himself has indicated the character of the Zakat in the words:

An alms that is levied on the well-to-do and is returned to those in need.

It is a legal levy imposed by the State and is to be distinguished from public and private charity to which the Muslims are repeatedly and emphatically exhorted in the Quran.

With regard to the use and application of wealth, Islam aims at the widest possible distribution and constant circulation. The Zakat just referred to is one of the means of securing such distribution and circulation. The emphasis on public and private charity is another. (IV.37-41; II.262-275)

But there are other ordinances designed with the same object.

Hoarding of wealth, Kanz, and holding back, Bukhl, are mostly severely condemned as heinous sins entailing the defeat of their own purpose and powerful penalties (IX.34-35; CIV; IV.37-38). The freest and widest application of wealth, talent, knowledge, etc. "in the way of God", i.e., in the service of man, are insisted upon as an indispensible means of promoting falah, .i.e., individual and national prosperity.

Behold, you are those who are called upon to spend in the way of God, and of you there are some who hold back, but whoso holds back is being miserly only against his own self. God is Self-Sufficient, it is you who are needy. If you turn away, He will bring in your stead a people other than you. Then they will not be like you. (XLVII.39)

But extravagance is forbidden, for extravagance leads man into evil company and the misuse of God's bounties.(XVII. 28) It is spending "in the way of God," to win God's favor, that is enjoined. Indeed it is pointed out that in the substance of the well to do the needy have a share to which they are entitled.

In their wealth was a share for those who could express their needs and those who could not. (LI.20)

So give to the kinsman his due and to the needy, and to the wayfarer. That is best for those who seek the favour of God. It is they who will prosper. (XXX.39)

Interest is prohibited: it restricts circulation, accumulates wealth in a few hands and fosters wars. (II.276-280)

Trade, commerce, partnership, joint stock companies, and other commercial ventures and activities are not restricted. The principle is that a person may invest his money in any legitimate venture which puts wealth into circulation, promotes employment, and fosters the welfare of the community. What is prohibited is a transaction the essence of which is that one person advances money or makes a loan in kind with a stipulation that he must receive a fixed return for the use of the money or the community lent, irrespective of what may happen to the subject matter of the loan. So long as the transaction is one which is designed to foster the welfare of the community through the circulation of wealth and the promotion of industry or commerce, and the person participating in it by way of investing money (or goods as the case may be) accepts the risk of loss and becomes entitled also to share in the profits, there is no objection.

and all this stresses the control and power of God.

Man and the Universe have been created with a purpose. (XLV.23 and XLVI.4)

The Quran stresses that man as such (not any particular man or group) is God's Vicegerent upon earth. (II.30-31; VI.166)

The universe and all that is in it has been made subservient to man. (XLV.13-14)

The opens out a vast field for research and the pursuit of knowledge, for the benefit of all mankind.

As Islam does not recognize any classes, nor any privilege based upon any class distinctions, its economic and social values are all designed to establish in practice the brotherhood of man on a basis of equality and dignity. In fact, mankind are warned that if they will not cultivate true love for each other and practice sincere brotherhood, they may be pushed to the "brink of a pit of fire."

Remember the favour of God which He bestowed upon you when you were enemies and He united your hearts in love, so that by His grace you became as brothers: and you were on the brink of a pit of fire and He saved you from it. Thus does God explain to you His Signs that you may be guided. (II.104)

In the social sphere, Islam has sought to emphasize the spirit of brotherhood and equality by instituting and insisting upon simple standards and dispensing with formality and ceremonial.

Liquor and all intoxicants, all well as gambling, are prohibited and moderation is enjoined in the matter of food and drink. It is pointed out that the use of intoxicants and indulgence in gambling would foster enmity and hatred and neglect of prayer and remembrance of God. (V.91-92)

Eat and drink and be moderate, He loves not the immoderate. (VII.32)

The Muslims in their "golden age," if the use of the expression may be permitted, have not always adhered to the spirit of Islamic injunctions and teachings in this regard. Nevertheless, social intercourse in Islamic society has throughout been perfectly easy and free and a consciousness of brotherhood and equality has always been kept alive. The purely religious ordinances of Islam have largely helped to keep this consciousness alive. The five daily services in the Mosques, where no discrimination of any sort is permitted, for instance, by way of allotment of seats or pews and access is open to all alike, the yearly pilgrimage to Mecca where all pilgrims are uniformly clad in two white sheets, the annual fast extending over a month with its uniform discipline, attend in the same direction.

It is perhaps in the economic sphere that in the present age the values sought to be inculcated by Islam would arouse the keenest interest.

Islam starts from the fundamental fact that the original sources of wealth, the earth and its capacities and treasures, the sun, moon, the stars, the atmosphere, clouds, rain, etc., are the gifts of God to all mankind and have been subordinated to man and subjected to his service. There can, therefore, be no property in them.

Wealth is produced by the application of knowledge and skill to, and the utilization of, these sources. This involves the use of skill, capital, and labor. The wealth produced in consequence is, therefore, divisible not only between skill, capital, and labor, but must also by shared by the community as a whole, as legatees of God's bounties which are the original sources of all wealth. This share of the community is recovered through a capital levy called the ZAKAT. The root of the word is ZAKKA, i.e., "he purified," or "he fostered." This levy has both characters. By separating the share of the community it purifies the rest and makes the rest lawful for division between skill, capital, and labor. The proceeds of this levy are to be devoted towards purposes designed to

Concept of Justice in Islam" in an article. I need not enlarge upon the subject here.

The verse then goes on to caution the Muslims that they may be tempted from time to time to depart from these principles, but that they would do well always to adhere to them as "God's admonition furnishes the best guidance."

Finally, there is the warning that God is All-Hearing, All-Seeing. He is always on the watch. He hears the cry of the afflicted and the oppressed and watches the conduct of all His creatures. We must not expect to enjoy the benefits of a system we do not practice, nor can we hope to escape the consequences and penalties flowing from wrongdoing, especially in connection with the discharge of so sacred a trust as the benign and benevolent governance of His creatures and making provision for their true welfare and their constant progress and advancement.

In addition to laying down principles and furnishing guidance the Quran makes provision for the training of Muslims in the exercise of these functions. The Holy Prophet was exhorted to make his decisions after consultation with and seeking advice from representative Muslims.

It is by the great mercy of God that thou (i.e., the Prophet) art kind towards them, and if thou hadst been rough and hard-hearted they would surely have dispersed from around thee. So forbear and ask forgiveness for them and consult them in matters of administration; and when thou hast determined the matter, then put thy trust in God. Surely God loves those who put their trust in Him. (III.160)

Mutual consultation and advice is described in the Quran as a characteristic of the Muslims:

Those who harken to their Lord and observe Prayer, and whose affairs are decided by mutual consultation, and who spend out of whatsoever We have provided for them. (XLII.39)

It was this system and this training which converted so many unlettered and untutored dwellers of the desert into such efficient executives and administrators in so short a time in the early years of Islam. Of much greater importance, however, than these fundamental principles of constitution, etc., is today question: "What is the kind of society that Islam seeks to set up?"

The answer to the question I have just posed can run into great length. I shall confine myself to a brief outline for the benefit of the average Westerner. The scholar already knows a great deal more about these matters than I can lay pretension to. Our purpose in these discussions, I conceive, is not so much to stimulate scholarship and research as to promote better understanding of the values that, in the last resort, and particularly in a period of stresses and crises, are likely to influence the thought and conduct of the average person.

The central fundamental point or doctrine, if you prefer the expression, in Islam is the Unity of God. Everything else, as you say here, stems from that. God is One: He is also Unity. All else proceeds from Him and depends upon Him for support, sustenance, and advancement.

All mankind are His creatures and servants. Islam recognizes no kind of privilege based upon race, family, color, office, wealth, etc. The only badge of nobility, as it were, is the degree of righteousness of a person's life.

O mankind, We have created you from man and woman:

And We have made you peoples and tribes that you may recognize one another more easily. Verily, the most honorable among you in the sight of God, is he who is most righteous among you. Surely, God is All- Knowing, All-Aware. (XLIX.14)

There is a fundamental unity in the Universe,

full of blessings, that they may reflect over it verses and that those gifted with understanding may take heed. (XXVIII.30)

Instances could be multiplied, but these should suffice:

Thus the question I have posed is not what is governed and regulated by Revelation and what is left to Reason. The question is what is governed and regulated by Revelation (the truth of which Reason has affirmed) and what is left to discretion and experiment.

The Quran itself makes that distinction:

O children of Adam: if Messengers come to you from among yourselves, rehearsing My Signs unto you, then who so shall fear God and do good, on them shall come no fear nor shall they grieve. (VII.36)

On the other hand, there is the admonition:

Ye who believe do not enquire concerning matters on which directions given to you might prove burdensome to you ... God has left them out. God is most Forgiving, Forbearing. A people before you asked about such things, but then they became disbelievers therein. (V.102-103)

Thus we have the truth emphasized that Divine guidance is always completely beneficent and must, therefore, be followed, but that we must not seek to restrict the sphere of speculation, discretion and experimentation.

In fundamentals the harm resulting from the adoption of an injurious or wrong course may be irremediable or very far-reaching. Concerning such matters guidance has been furnished in the Revelation. Even that guidance is not more rigid than is absolutely essential for the organization of human society on a beneficent pattern and for the regulation of human conduct in conformity with such a pattern. In most matters the ordinances of the Shariat possess the healthy quality of elasticity. It is the sophists and the jurists who have sought to make them unduly rigid. But outside these limits Muslims are not only left free to exercise their discretion and to apply the lessons of experience and observation, but are constantly and repeatedly exhorted to do so.

Take the important matter of what has come to be known as a Constitution, that is the fundamental law governing and regulating the political, executive, legislative, and judicial functions of the State. The Quran has laid down the fundamental principles with great emphasis, but has left it to the people concerned to make them effective in accordance with their own needs, requirements, limitations, and circumstances.

The fundamental principles are thus expressed:

God commands you that you entrust political authority to those who are best capable of discharging this trust and that when you are called upon to judge between the people you judge with justice and equity. Surely excellent is that with which God admonishes you. God is All- Hearing, All-Seeing. (IV.59)

Several principles are clearly deducible from this emphatic injunction. First, that under God, sovereignty rests with the people. It is for the people to entrust various aspects of political authority into the hands of persons who are deemed most capable of carrying them into effect. Attention is thus drawn to the very important principle that the exercise of the franchise and the performance of the functions of representation and of executive and judicial office are all in the nature of a sacred trust and must be approached and carried out in that spirit. This exhortation at once lifts politics from the arena of controversy, conflict, and sordid manoeuvre into the exalted sphere of a moral and spiritual function. The proper exercise of the franchise is the key to the successful working of democracy. This is emphasized in mandatory language in the Quran.

Next, the independence and integrity of the judicial office is stressed. I have had occasion recently to put together my ideas on "The

The Nature of the Quranic Teachings

(Hazrat Muhammad Zafrullah Khan)

Islam, like the other great religions, more particularly the other two semitic faiths, Judaism and Christianity, with whom it has much in common, bases itself on revelation.

But there is a vital distinction. The Holy Quran is a record solely of the verbal revelations received by the Holy Prophet of Islam during a period of over twenty years. It is thus, according to Muslim belief, the Very Word of God. The Holy Prophet's own interpretation and exposition of the revelations are not set out in the Quran. These are contained in other collections.

The claim of the Quran is that it furnishes guidance on all fundamentals, whether it matters of principle, practice or vital detail, for all time. It opens up vast fields for the pursuit of knowledge and research, but the question I desire to address myself to at the outset is to what extent does it bind and regulate and what does it leave free for the exercise of discretion, experiment, trial and error? I have deliberately avoided the use of the expression "reason" in this context, lest it should give rise to misunderstanding. For, according to the Quran, Reason governs both in the realm of pure faith and in the fields of discretion and experiment. The Quran invites mankind to faith through the exercise of reason. It is full of appeals, invitations, admonitions and exhortations to "consider," "ponder," "reflect," "understand." It repeatedly draws attention to the phenomena of nature and invites the "people of understanding and wisdom" to reflect upon the "signs" contained therein and to draw lessons from them. For instance, the Holy Prophet was commanded and through him, of course, the Muslims:

Call unto the way of thy Lord with wisdom and goodly exhortation, and argue with them in the way that is best. Surely thy Lord knows the best who has strayed from His path and He knows those who are rightly guided. (XVI.126)

The way to guidance is through wisdom and understanding:

God grants wisdom to whom He pleases, and whoever is granted wisdom has indeed been granted abundant good; and none would be reminded save those endowed with understanding. (II.270)

As an illustrations of these admonitions and exhortations let me draw attention to the following:

And one of His Signs is this, that He has created mates for you from among yourselves that you may find peace of mind in them and He has put love and tenderness between you. In that surely are signs for a people who will reflect. (XXX.22)

And among His Signs is the creation of the Heavens and the earth and the diversity of your tongues and colors. In that surely are signs for those who possess knowledge. (XXX.23)

And among His Signs is your sleep by night and day, and your seeking of His bounty. In that surely are signs for a people who hear.(XXX.24)

And one of His Signs is this, that He shows you the lightning as a source of fear and hope, and He sends down water from the sky, and quickens therewith the earth after its death. In that surely are signs for a people who understand. (XXX.25)

And again:

God it is who has subjected to you the oceans that ships may sail thereon by His command, and that you may seek his bounty, and that you may be grateful. And He has subjected to you whatsoever is in the heavens and whatsoever is in the earth: all this is from Him. In that surely are signs for a people who reflect. (XIV.12-13)

This is a Book We have revealed to thee,

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ
بھارت سرکل ورنگل آندھرا پردیش کے
خدام واطفال، قائدین اور مبلغین و معلمین
کرام کے ساتھ تربیتی میٹنگ کے دوران

تقریب تقسیم انعامات والوداعیہ جامعۃ
المبشرین قادیان کے موقع پر محترم
مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل
سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے

مجلس موسیٰ بنی مائنز کے خدام و
اطفال وقار عمل کرتے ہوئے

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 June-July 2009 Issue No. 6-7

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب قرآن کریم ہی دنیا کو بیدار کر سکتا ہے اور وہی دنیا کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا ہم میں سے ہر ایک نے قرآن کریم پڑھا ہے یا کیا اُسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کی ہے؟ اگر ہم نے قرآن کریم نہیں پڑھا اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش نہیں کی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اسلام کے سپاہی نہیں کیونکہ ہم نے اس ہتھیار کی طرف توجہ نہیں کی جس کے ذریعہ سے یہ دنیا فتح ہو سکتی ہے۔ پس قرآن کریم کو نذیر قرار دیکر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم قرآن کریم کو بار بار پڑھو اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو یہاں تک کہ جب تم بولو تو تمہاری زبانوں سے قرآن کریم جاری ہو اور جب تم لکھو تو تمھاری قلموں سے قرآن کریم جاری ہو تمہارے خیالات اور تمھاری خواہشات سب کی سب قرآن کریم کے تابع ہوں۔ جب تک تمہاری زبانوں سے قُرآن کریم نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قُرآن کریم نہیں نکلے گا اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعہ سے ہدایت نہیں پا سکتی۔“ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 430)

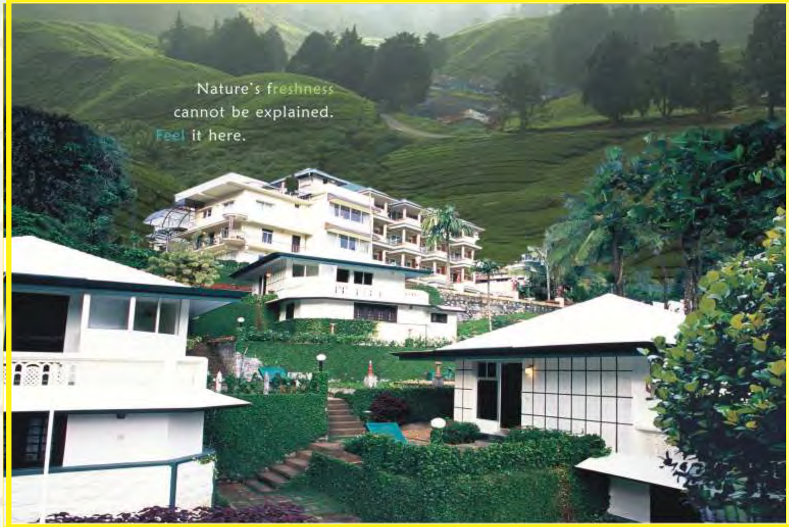

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange